بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جلسہ سالانہ نمبر

روزنامہ **الفضل** لاہور

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴ نمبر ۵۲

قیمت فی پرچہ ۳

۴ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ

جلد ۳	۲۵ فتح ۱۳۲۸ ہش	۲۴ دسمبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۹۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربوہ کی ہوائیں

کیوں زندگی پرور نہ ہوں ربوہ کی ہوائیں
ہیں ان میں بسی ابن مسیحا کی دعائیں

ہے اہلِ زمیں عرشِ بریں کتنا قریں آج
صاف آتی ہیں کانوں میں فرشتوں کی نوائیں

اللہ کی رحمت کے اُترنے کی تجلّی!
دیکھی نہیں تم نے یہاں آؤ تو دکھائیں

سرگوشیاں کرتے ہیں بہم چاند ستارے
رکھی گئیں اک اور مقدّس کی بنائیں

بخشا ہے خدا نے ہمیں مرکز زسرِ نو
اِس خاک کو زیبا ہے نمازوں سے بسائیں

زیبا ہے اگر سر کریں ہم نعرۂ تکبیر
زیبا ہے اگر شور درودوں کا مچائیں

اسلام کا پرچم ہُوا تنویرؔ بلند اور
آ سجدۂ شکرانہ میں سر ل کے جھکائیں

سنا ہے اسکے حق سے کچھ تعلقات اور ہیں

جہاں ہیں دینِ احمدی پہ تبصرات اور ہیں
فقیہہ دین کے بھی کچھ مکالمات اور ہیں
ہر ایک دل کو جب تھا ذوق و شوق دینِ مصطفیٰ
ہوا ہوا وہ دور اب تصورات اور ہیں
رواج پا چکی ہے طرزِ تاجرانہ دوستی
نگاہِ حسن و عشق کے تاثرات اور ہیں
تو ان کی نذر ہو کے وا اپنا جذبِ سرمدی کھو
ترے لئے جہان میں تجلّیات اور ہیں
چلو تو ہم بھی دیکھیں ثاقبؔ اس مسیحِ پاک کو
سنا ہے اس کے حق سے کچھ تعلقات اور ہیں

(ثاقب زیروی)

سحر

نازشِ کون و مکاں راحتِ جاں آیا ہے
طرفۂ حسنِ ازل فخرِ جہاں آیا ہے
ظلمتِ ہجر میں قندیلِ وفا جھلکی ہے
کلبۂ حزن میں فانوسِ اماں آیا ہے
تربتِ یاس سے امیدِ بقا اٹھی ہے
جانبِ اہلِ عدم حشر نشاں آیا ہے
بربطِ چرخ سے انفاسِ مسیحا برسے
قالبِ شوق میں آسائشِ جاں آیا ہے
غرفۂ نور سے تمثالِ حسین اتری ہے
خاورِ عرش سے خورشیدِ زماں آیا ہے
حیطۂ وصل کی تعمیر ہوئی جاتی ہے
گلشنِ ارض میں ہمرازِ جناں آیا ہے
جاگ اٹھ جاگ بھی اس خوابِ گراں سے مصلح
دیکھ وہ دیکھ مسیحائے زماں آیا ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ پر آنیوالوں کیلئے دُعا

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے"۔ آمین ثم آمین

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

ارضِ ربوہ

شاباش اے خطۂ ربوہ کی شوریدہ زمیں
تو کہاں اور طالبانِ حق کی بزم آرائیاں
ہو نہ ہو یہ اسجدوا کے حکم کی تعمیل میں
سوچنے کو طالب و مطلوب کے راز و نیاز
سہوِ اول باعثِ اخراجِ جنت جب ہوا
نوح کی کشتی نے پائی جس جگہ آ کر اماں
آج تو ہے مرکزِ آوارۂ موجِ سراب
تھی تری تلخی اگرچہ تلخیٔ حنظل سے بیش
برکتِ پائے شہِ فضلِ عمر سے ایک دن
بعد ہجرت فتح کامل ہے مقدر قوم کا
آفرینش تیری خاکِ پاک سے ہے بالیقیں
تیرے ویرانے میں ہو تبلیغِ ختم المرسلیں
تھی جھکی جن جا ازل کے دن فرشتوں کی جبیں
کوئی دم ٹھہرے ہیں اس وادی میں جبریلِ امیں
تب سے چن لی حق نے بہرِ وصل ربوہ کی زمیں
ہو نہ اس حبلِ ثلاثہ ہی کی ممنون و رہیں
زود باش اے وادیٔ ایں رشکِ فردوسِ بریں
بن گئی اصحابِ مہدی سے حلاوت انگبیں
خاتم پنجاب میں چمکیگا مانندِ نگیں
یاد رکھ "لا تقنطوا" اور "انت خیر الوارثین"
غور کن بر آیت "السابقون الاوّلون"
جلد بن فیروز تو بھی ارضِ ربوہ کا مکیں

(فیروز الدین فیروز قادیانی حال منٹگمری)

مہدی کا وُہ خزانہ

مدت کے بعد ہمدم! آیا ہے یہ زمانہ
اب کفر بن رہا ہے ایمان کا نشانہ
شیطان کی یہ شورش مٹ کر رہیگی آخر
نزدیک آ رہا ہے ہر لحظہ وہ زمانہ
"تبلیغ ہے" کہاں کی، مذہب کی فکر کیسی
پھونکوں سے چاہتے ہیں اس نور کو بجھانا
اسلام کی حقیقت روشن کرو جہاں میں
باطل کی شورشوں سے مرعوب ہو نہ جانا
محمود کی سپاہی تبلیغِ دیں کی خاطر
دنیا کے کونے کونے کو ہو گئے روانہ
جس کی خبر جنابِ شاہِ حجاز نے دی ہے
تقسیم کر رہے ہیں مہدی کا وہ خزانہ
اسلام و احمدیت پھیلائیں گے جہاں میں
نکلے ہیں لیکے دل میں یہ عزمِ راسخانہ

(عبدالحمید خاں شوقؔ لاہور)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۵ دسمبر ۱۹۴۹ء

نقشِ ثانی

پاکستانی مرکز "ربوہ مقدسہ" میں ہمارا پہلا باقاعدہ جلسہ سالانہ اپریل ۱۹۴۹ء میں ہوا تھا۔ یہ جلسہ دراصل ۱۹۴۸ء کا سالانہ جلسہ تھا چونکہ دسمبر ۱۹۴۸ء میں "ربوہ" میں جلسہ کا انعقاد ناممکن تھا۔ کیونکہ اس وقت تک تھوڑا بہت رہائشی انتظام جو اپریل تک ہو سکا وہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر چونکہ اپریل میں موسم ایسا تھا کہ باوجود سروسامانی کی زیادہ رہائشی انتظام کے فقدان کے گذر ہو سکتی تھی۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا تھا کہ ۱۹۴۸ء کا جلسہ اپریل کو منعقد کیا جائے۔ اگرچہ یہ تبدیلی بظاہر بعض دیگر وجوہات کی بناء پر جلسہ کی کامیابی کے منافی تھی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے جیسا کہ شمولیت کرنے والے جانتے ہیں ہماری امیدوں سے بڑھ کر کامیابی ہوئی اور جتنی تعداد کی توقع تھی اس سے بہت زیادہ تعداد میں احباب نے شمولیت کی اور باوجود ان بیشمار دقتوں کے جو ایک وادی غیر ذی زرع میں لازمی تھیں احباب نے اپنے جذبۂ شوق و ایثار میں جو جماعت احمدیہ کی خصوصیت ہے۔ ذرا کمی نہ دکھائی۔ بلکہ ہمارا یقین ہے کہ جو لطف اور روحانی اہتزاز اس ویرانہ میں اوذانی ہوا اس کے دلآویز نقوش جاودانی ہیں اور شمولیت زمانے والوں کی زندگیوں میں ایسے ناقابل فراموش لمحات ہیں کہ جو کہیں صدیوں کے بعد دنیا میں آتے ہیں۔

دراصل وہ چند ایام ایسے تھے کہ جو تاریخ بنی نوع انسان میں صرف چند ہی بار آئے ہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اگر وادی غیر ذی زرع میں اللہ تعالیٰ کے گھر کی بنیاد کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو جہاں تک تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ دنیا میں دو ہی ایسے وقت آئے ہیں ا... تو وہ واقعہ ہے جب ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خلف الرشید حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی بنا مکہ میں رکھی اور دوسرا یہ واقعہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑا ہونے والی ایک جماعت نے خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت باسعادت میں اپنی تسبیحوں اور اپنی دعاؤں کے ساتھ "ربوہ" کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا گھر بنانے کا اعلان فرمایا۔ جن تسبیحوں اور جن دعاؤں کے ساتھ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کے ہاتھوں کعبہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

کہنے والے جو چاہیں کہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان دو واقعات کی اس خاص مشابہت و مماثلت سے انکار نہیں کر سکتے تمام دنیا کی تاریخ اسکی شہادت دیتی ہے۔ اور کوئی تیسری نظیر نہیں ملتی۔ ویسے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے اور بھی کئی عظیم الشان گھر ہیں۔ مگر یہ خصوصیت کہ ایک وادی غیر ذی زرع میں تسبیحوں اور دعاؤں کے ساتھ کسی اللہ تعالیٰ کے گھر کی پہلی بنیادی اینٹ رکھی گئی ہو سوا ان دو گھروں کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔

بے بیشک اللہ تعالیٰ کی تمام زمین پاک اور مقدس ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی پاک اور مقدس زمین کے بعض مقامات کو اپنی عبادت کے لئے مرکز کے طور پر چن لیتا ہے اور اپنی رحمتوں کے نزول کا نقطہ ٹھہرا لیتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح وہ انسانوں کی ہدایت کے لئے انہی میں سے ایک خاص فرد کو انتخاب کر لیتا ہے۔ حالانکہ ہر انسان فطرتاً معصوم ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ تخصیص انسانوں کی محدودیت کے پیش نظر کی جاتی ہے۔ ورنہ اس کی اپنی ذات تو لامحدود ہے۔ وسع کرسیہ السمٰوات والارض پھر وہ ہماری تسبیح و تحمید کا بھی محتاج نہیں کیونکہ سبح للہ ما فی السمٰوات و ما فی الارض وھو العزیز الحکیم۔ یہ تخصیص اسلئے ہے کہ ہم اپنی زندگی کی ارتقائی بلندیوں پر چڑھنے کے لئے ایک سہارے ایک مستحکم اور ٹھوس بنیاد کے محتاج ہیں۔ کیونکہ یہ فطرت ہے۔

الغرض آج ہم دوسری بار اللہ تعالیٰ کے اس نئے مقدس گھر میں اس کی تقدیس و تسبیح کی مہم کو تیز تر کرنے اور اپنی روحوں کو زندہ تر کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ گذشتہ اجتماع کی روح افزا یادیں ہمارا وفور ء قدم کرنے کے لئے بڑھ رہی ہیں۔ وہ دلکش پھول جو ہم اپنے دلوں میں لے گئے تھے اور جو آٹھ ماہ اور دس بارہ دنوں کی دوری کی وجہ سے کچھ کچھ کملانے لگے تھے۔ از سر نو تر و تازہ ہو گئے ہیں۔ اور وہ چراغ جو کچھ کچھ جھلملانے لگے تھے از سر نو جگمگا اٹھے ہیں۔ اسلئے بھی کہ وقت نے اپنا اثر دکھایا ہے اور تاثر پہلے سے کہیں زیادہ والہانہ انداز اختیار کر گیا ہے۔ خط و خال پہلے سے کچھ زیادہ نمایاں ہو گئے ہیں نقوش پہلے سے کچھ زیادہ ابھر رہے ہیں وادی غیر ذی زرع کچھ زیادہ آبادی ذی زرع میں تبدیل ہو رہی ہے۔ اور اسلئے بھی کہ اس زمانے کے آدم اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ابراہیم کا "وہ بیٹا" یعنی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی یہاں مستقل طور پر قیام پذیر ہو چکا ہے۔ اور اسلئے بھی کہ یہ نقشِ ثانی ہے اور نقشِ ثانی نقشِ اول سے یقیناً گہرائی اور استقلال کا اثر کرتا ہے۔ اور اسلئے بھی کہ ہم نے ان خدائی اشاروں کو اپنی آنکھوں سے ٹھوس حقیقت کا جامہ پہنتے ہوئے دیکھ لیا ہے جو ہمیشہ مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنتے چلے آئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت ہے"

ولا تجد لسنت اللہ تبدیلا

آج آپکے دل مسرور ہیں مسرت سے بھرپور ہیں۔ کیونکہ آپ نے بظاہر جو کچھ کھویا تھا وہ بھی نہیں کھویا۔ بلکہ مزید پایا ہے۔ آپنے اپنے ہاتھوں سے خدا کا ایک اور مقدس گھر بنایا ہے۔ اسلئے آپ کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اس لئے آپ کا ایمان اور بھی زیادہ ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا آپ کے ذریعہ آغاز تکمیل کی سرحدوں کو چھو رہی ہے۔ اسلئے آسمان کے فرشتے آپ کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ آپ آسمان پر منتخب عباد اللہ شمار کئے گئے ہیں اور دونوں جہانوں میں خوش نصیب ٹھہرائے گئے ہیں۔ آنے والی نسلیں آپ کی قسمت پر رشک کریں گی اور آپ کی تعریف میں گیت گائیں گی۔ ضرور ایسا ہوگا۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ ایسا ہی ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کا پاک اور مقدس گھر ہے جسمیں آج آپ جمع ہوئے ہیں۔ یہ روحانی اہتزاز کے چند ایام ہیں جو تسبیح و تحمید کی بلندیوں پر آپ کو بسر کرنے ہیں آپ دنیا اور اسکی آلائشوں کو پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں۔ آپ مادی حرص و ہوا کے بندھنوں کو توڑ کر خیالات من و مائی کے بلبلوں کو پھوڑ کر یہاں پہنچے ہیں۔ ایک والہانہ جذبہ ہے جو آپ کو یہاں کھینچ لایا ہے۔ آپ اپنے اس مرکز میں تشریف لائے ہوئے ہیں جس کو تسبیحوں اور دعاؤں کے ساتھ بنایا گیا ہے اسلئے ایسے مرکز کا قیام و استحکام بھی آپ کی لگاتار اور نہ ختم ہونے والے نغمات تسبیح و تحمید سے ہی ہو سکتا ہے۔ جس جوش خلوص سے آپ نے اسکی بنیاد رکھی ہے اسی جوش خلوص سے اسے پروان چڑھانا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ مرکز کیوں بنایا گیا ہے ــــ تاکہ آپ اپنی زندگیوں کا واحد منتہائے مقصود حاصل کریں۔

آپ کو معلوم ہے کہ وہ منشائے مقصود کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود ۔ مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ منتہائے مقصود آپ کی خستہ روحوں میں سمو دیا ہوا ہے اور وہ ہے

اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں بلند کرنا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نعرہ سے تمام دنیا کی فضا کو گونجا دینا

پائے محمدیاں بمنارہ بلند تر محکم افتاد

جو یہ منتہائے مقصود سامنے رکھکر یہاں تشریف لائے ہیں وہ اپنی مراد حاصل کر لینگے اور اپنے دامن پھولوں سے بھر لیں گے۔ لیکن خدانخواستہ اگر آپ میں سے کوئی ایسا ہے جو اس غرض سے یہاں نہیں آیا تو اسکے لئے بہتر ہے کہ سوچ کر اب بھی فیصلہ کر لے۔ خدا کی زمین اسکے آگے وسیع پڑی ہے۔ جہاں دنیاوی رنگینیاں رقصاں ہیں۔ یہ مقام تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کی اور صرف اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کے لئے چن لیا گیا ہے۔ ہمیں یقین و اثق ہے کہ کوئی روح جس کو مسیح موعود علیہ السلام نے از سر نو مردوں سے زندہ کیا ہے اس بیش بہا وقت کا ایک لحظہ بھی ضائع نہیں ہونے دے گی۔ کیونکہ وقت کا یہی ایک ایک لمحہ اس کی زندگی کا سرچشمہ بن سکتا ہے۔ اور اس کو اس جنت میں لے جاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کے لئے تیار کی ہوئی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار خود خرید کر پڑھے اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

ہمارا جلسہ سالانہ

(از محمد اسمٰعیل صاحب منیر واقف زندگی)

دنیا کی ترقی کا مدار قومی اجتماع پر ہے۔ خدا تعالےٰ نے مذہب اسلام میں بھی مختلف ذرائع سے قومی اجتماعوں کو قائم فرمایا ہے۔ مثلاً حج ہے۔ دنیا کا کوئی اور مذہب اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ ہمارے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ایک نئے قومی اجتماع کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کو ہم جلسہ سالانہ کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء میں اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"...... اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے جانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ ...... اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی ...... اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔"

امسال بھی ہمارا جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو ہمارے نئے مرکز ربوہ میں پوری شان و شوکت کے ساتھ ہو رہا ہے (انشاء اللہ تعالےٰ) موقعہ کی اہمیت کے مدنظر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات پیش خدمت ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان قیمتی ارشادات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش کریں۔ تا کہ وہ اس جلسہ سے روحانی اور علمی فیوض حاصل کرنے والے بھی ہوں اور احادیث الرسول پر عمل کر کے ثواب فی الدارین کے بھی مستحق ہو جائیں۔

(۱) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک لمبی حدیث کا ایک ٹکڑا انما الاعمال بالنیات ہے۔ (بخاری) جس کے بہت سے مطالب بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جس قسم کی نیت کرے گا اسی قسم کے اعمال سرزد ہوں گے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ دنیا میں اعلےٰ اور اتقی اعمال پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا نصب العین بلند اور بالا ہو۔ کیونکہ جتنا کسی کا بلند نصب العین ہوتا ہے۔ وہ اتنی ہی زیادہ اس کے حصول کیلئے کوشش اور سعی کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا واقعہ مشہور ہے کہ آپ طب کے حصول کی خاطر ہندوستان کے ایک بہت بڑے طبیب کے پاس پہنچے۔ اس نے پوچھا کہ تم کہاں تک طب پڑھنا چاہتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ کم از کم افلاطون تک پڑھوں گا۔ اس نے کہا بیٹھ جاؤ جس کا نصب العین اتنا بلند ہے وہ ضرور کچھ نہ کچھ بن جائیگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کے پیش نظر رہنا چاہیئے اور انہیں اس جلسہ میں محض روحانی تنظیمی اور علمی ترقی کے حصول کی خاطر شمولیت کا ارادہ کر لینا چاہیئے اور عام قاعدہ ہے کہ جب انسان کے سامنے ایک واضح مقصد ہو اور بار بار اس کے سامنے پیش ہو تو اس سے اس کی قوت عملیہ بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کی تمام تر توجہ جلسہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی طرف ہوگی۔ اور اس طرح اس کا بہت سا وقت فضول پھرنے میں ضائع ہونے سے بچ جائیگا۔

(۲) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے دریافت فرمایا۔ الاسلام خیرٌ کہ کونسا عمل اسلام میں سب سے بہتر ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف (بخاری) سب سے بہتر عمل کھانا کھلانا اور ہر اس شخص کو جس کو تو جانتا ہے اور جس کو تو نہیں جانتا السلام علیکم کہنا۔

اس حدیث میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ بغیر تعارف کے کسی کو السلام علیکم کہنا بھی اسلامی طریق ہی ہے۔ اور پھر فرمایا۔ انّ اولی الناس باللہ من بدأ بالسلام (ترمذی ابوداؤد) کہ لوگوں میں خدا کے نزدیک وہ شخص سب سے زیادہ بہتر ہے اور قریب ہے جو السلام علیکم کہنے میں سبقت لے جائے۔ اور پھر فرمایا کہ السلام قبل الکلام کہ جب دو مومن کلام کرنے لگیں تو السلام علیکم ان کا پہلا فقرہ ہونا چاہیئے۔

پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا طریق عمل ملاحظہ فرمائیے کہ وہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قیمتی ارشاد پر عمل کرنے کیلئے مختلف طریقے تجویز فرماتے تھے۔ اور بعض تو صرف اس لئے بازار میں جاتے تھے کہ السلام علیکم کے ارشاد پر عمل کرنے کا موقعہ ملے گا۔

پس ضرورت ہے اس بات کی کہ آج پھر صحابہ کے اس شوق کو دوبارہ زندہ کیا جائے تا وہ حدیث بھی پوری ہو جائے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مہدی کی جماعت آپس میں محبت کرے گی اور محبت بغیر تعارف کے پیدا نہیں ہو سکتی اور تعارف بغیر افشاء سلام کے پیدا ہونا مشکل ہے

(۳) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باہمی اجتماعوں کے مواقع پر صفائی رکھنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور اس چیز کی وقعت اور ذمہ داری اجتماع کی عظمت اور وسعت کی نسبت سے اور بھی بڑھ جاتی ہے قرآن مجید کی آیت فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین (ترجمہ) بھی صفائی کی اہمیت کو واضح کر رہی ہے۔

(ا) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اور عیدین کے اجتماع کے لئے مسلمانوں کو صفائی کے بارے میں خاص ہدایات دی ہیں۔ مثلاً ہر مومن غسل کرے مسواک کرے۔ صاف کپڑے پہنے۔ حتی الوسع خوشبو استعمال کرے اور بدبو دار چیزیں کھا کر مسجد میں نہ آئے پس جلسہ سالانہ کے عظیم الشان اجتماع کی وسعت کے مدنظر جس قدر صفائی کی ضرورت ہوگی وہ ظاہر ہی ہے پس ہمیں انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم خاص طور پر اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ پاک صاف رہیں تا کہ ہماری وجہ سے کسی دوسرے کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

(ب) دوسری حدیث میں آتا ہے اتقوا الملاعن الثلاثۃ البراز فی الموارد وقارعۃ الطریق والظل (ابوداؤد) فرمایا کہ انسان تین وجہ سے ملعون ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ پانی کے گھاٹ پر پاخانہ پھرے دوسرے راستہ میں۔ تیسرے سایہ میں (آرام کرنے کی جگہ میں) پاخانہ کرے۔ پس اس سے بچو۔ اس میں بھی اصل مقصد یہی ہے کہ ایک شخص کی وجہ سے عوام کو کوئی تکلیف نہ پہنچے مثلاً اگر وہ پانی پینے کی جگہ پر غلاظت پھینکے گا تو اس کی وجہ سے لوگوں کو حصول پانی کی دقت پیش آئے گی۔ اسی طرح راستے اور سایہ کا حال ہے۔ کہ اس سے بھی عوام الناس کو تکلیف پہنچتی ہے۔ بدبو پھیل جاتی ہے۔ راستہ قابل گذر نہیں رہتا۔ سایہ میں انسان آرام نہیں کر سکتا پس جس چیز کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اتنی سختی سے منع فرمایا ہے اس سے انتہائی گریز کرنا لازمی ہے اور یہی حفاظت صحت کا بہترین ذریعہ ہے۔ نیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نیکی اور کار ثواب ہے۔ پس اگر کہیں کوئی گندگی یا غلاظت ہو جو عوام الناس کیلئے تکلیف دہ ہو تو اسے دور کرنا بھی نہایت ضروری ہے

علاوہ ازیں ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق ہوا کرتا تھا کہ جب آپ رفع حاجت کیلئے باہر تشریف لے جاتے تھے تو آبادی سے بہت دور نکل جایا کرتے تھے یہانتک کہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جایا کرتے تھے اور اس چیز کی بھی احتیاط فرماتے تھے کہ کوئی شخص قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہو کر یا قبلہ کی طرف پشت کر کے نہ بیٹھے۔ حدیث میں ہے۔ اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یولھا ظھرہ کہ جب تم میں سے کسی کو قضائے حاجت کی خاطر باہر جانا پڑے تو وہ اس وقت نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ پھیرے۔ پس ہمیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد کو بوقت ضرورت مدنظر رکھنا چاہیئے:

(۳) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یا عمر لا تبل قائماً فما بلت قائماً (ترمذی) کہ اے عمر تو کھڑا ہونے کی حالت میں پیشاب نہ کر۔ میں نے کبھی بھی کھڑے ہونے کی حالت میں پیشاب نہیں کیا۔ اس واضح حدیث سے صحیح اسلامی طریق ظاہر ہے اس پر عمل کرنا ہی نیکی ہے۔

(۴) مجلس کے آداب کے متعلق ہمارے آقا فداہ امی وابی نے جس وضاحت سے احکام بیان فرمائے ہیں وہ آج تک کسی مہذب ترین قوم نے بھی . . . . بھی پیش نہیں کئے۔

قرآن مجید میں آتا ہے انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علیٰ امر جامع لم یذھبوا حتیٰ یستاذنوہ (نور پ ۱۸ ع ۱۵) فرمایا کہ وہ مومن لوگ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ جب رسول کے ہمراہ کسی امر کے لئے اکٹھے ہوں تو جب تک وہ رسول انہیں اجازت نہیں دیتا وہ اس مجلس سے اٹھ کر نہیں جاتے۔ اس میں حقیقی مومنوں کے طرز عمل کی تشریح فرمائی ہے کہ ان کا شعار یہی ہوتا ہے اور یہی ہونا چاہیئے کہ جب وہ کسی مجلس میں حاضر ہوں تو جب تک وہ مجلس برخاست نہ ہو اس مجلس سے اٹھ کر نہ جائیں۔ لیکن استثنائی صورتوں میں صدر سے اجازت لے لے اور آجکل حوائج ضروریہ کی خاطر باہر جانے کی اجازت ہوتی ہی ہے پس اس اجازت سے مزید فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ تا ہم ان لوگوں کی علامت و منکم لواذا کے تحت میں نہ ہو جائیں۔

نیز حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فھو احق بہ (مسلم) کہ جب کوئی شخص مجلس میں سے کسی ضرورت حقہ کی بنا پر مجبوراً باہر جائے تو جب وہ رجوع ہو کر واپس آئے تو اپنی پہلی جگہ کا حقدار ہے اوّل تو دوسرے لوگوں کو اس کی جگہ بیٹھنا ہی نہیں چاہیئے اور اگر اس کی جگہ کوئی بیٹھ گیا ہو تو وہ اس کی جگہ خالی کر دے۔

نیز رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا لا یقیم الرجلُ الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ (بخاری مسلم) کہ اگر کوئی شخص باہر سے آئے تو وہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کوشش نہ کرے۔ نیز فرمایا لا یجلس بین رجلین الا باذنھما (ابوداؤد) کہ جب دو شخص کسی مجلس میں ارادتاً اکٹھے بیٹھے ہوں تو کسی تیسرے کو ان کے درمیان نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں اس قسم کے اجتماعوں میں شور و شر کو بند کرنے کے لئے کیا ہی عمدہ طریقہ حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ فرمایا کہ

جمعہ کے خطبہ کے وقت اگر کوئی شخص بولے تو اس کو دوسرا شخص اشارہ کے ذریعہ سے خاموش کرائے۔

ایک اور ضروری امر کے متعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد موجود ہے۔ فرمایا لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضھا بعضاً (ابوداؤد)۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ میں تشریف لاتے تو صحابہ تعظیم کی خاطر کھڑے ہو جاتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ تعظیم اور توقیر کی خاطر کھڑا ہونے کی رسم عجمیوں میں پائی جاتی ہے۔

پس ہم سب کو چاہئے کہ ہم خصوصاً اس جلسہ سالانہ کے اجتماع کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے لائحہ عمل پر عمل پیرا ہوں۔ جو حقیقی صراط مستقیم ہے۔

(۵) حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ نے مسلمان کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو کسی قسم کی ایذا نہیں پہنچاتا خواہ وہ مُنہ کے ذریعہ سے ہو یا وہ ہاتھ کے ذریعہ سے ہو۔ اس کی تشریح حدیث ذیل خوب واضح کرتی ہے۔ سباب المسلم فسوق وقتالہ کفرٌ (متفق علیہ) کہ مسلمان کا گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل وغارت کرنا کفر ہے۔

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے من کان فی حاجۃ اخیہ فکان اللہ فی حاجتہ کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی ضروریات کو پورا کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کی ضروریات کو پورا کر دیتا ہے خواہ وہ کسی رنگ میں ہو

اسی چیز کو دوسرے پیرائے میں یوں بیان فرمایا لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ کہ حقیقی مومن تو کبھی یہ نہیں چاہتا کہ اس کے بھائی تو تنگی اور مصیبت میں ہوں اور وہ خود آرام اور آسائش میں ہو۔ یہ وہ احادیث الرسول اور گراں مایہ ارشادات ہیں جن پر عمل کرنے کا موزوں موقعہ اجتماعات کے موقعہ پر ملتا ہے۔ پس سب دوستوں کو ان قیمتی اور پُر حکمت باتوں پر زیادہ سے زیادہ عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ تا ہم اس اجتماع میں حقیقت میں انما المومنون اخوۃٌ کا صحیح منظر پیش کر سکیں۔

(۶) آخری پیغام جو احباب کی خدمت میں پہنچانا ضروری ہے یہ ہے کہ خدا تعالےٰ اجتماعی دعاؤں کو بکثرت جامہ قبولیت پہناتا ہے اور اقیموا الصلوٰۃ میں نماز باجماعت فرض کرنے کی حکمت بھی یہی تھی کہ تا کمزور ایمان والوں کی نمازیں اور دعائیں بھی پایہ قبولیت کو پہنچ جائیں

ان ایام جلسہ میں خصوصاً ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم پانچ نمازوں کو بالتزام باجماعت

ادا کرنے کے علاوہ نماز تہجد کو پوری تن دہی سے ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور دعاؤں پہ پورا زور دیں۔ کیونکہ ہمارے پاس صرف دعا کا ہی ہر روحانی حربہ ہے جس کا ہمارے دشمن کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور ہمیں چاہئیے کہ ہم اس موقعہ پہ عباد الرحمٰن کی صفت الذین یبیتون لربھم سجداً وقیاماً کا نظارہ پیش کریں۔ جس میں فرمایا کہ خدا کے حقیقی بندوں کی بہت سی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ ساری ساری رات اپنے رب کی عبادت میں گذار دیتے ہیں۔ اور عبادت میں کبھی کھڑے ہوتے ہیں اور کبھی سجدے میں پڑے ہوتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اے خدا تو ہی ہم سب کو ان چیزوں پہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

آپ کی جماعت کس زمرہ میں شمار ہوگی

جلسہ سالانہ کے ایام میں نظارت بیت المال اپنے دفتر سے باہر ایک بورڈ پہ کل جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی ۱۵-۱۲-۴۹ تک آمد بمقابلہ بجٹ درج کرے گی تاکہ احباب جماعت کو عموماً اور عہدہ داران کو خصوصاً علم ہو سکے کہ انہوں نے اس عرصہ میں لازمی چندہ جات کی فراہمی میں کس قدر کوشش کی۔

اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر ان کی جماعت کے لازمی چندے بمقابلہ تدریجی کم وصول ہوئے ہیں تو ان کے لئے ابھی موقعہ ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی طرف خاص توجہ فرمائیں تاکہ آخر دسمبر تک ان کی جماعت کا نام بجٹ پورا کرنیوالی جماعتوں میں شامل ہو جائے۔

نظارت بیت المال

عہدہ داران مال اور سالانہ میٹنگ

جلسہ سالانہ مرکز پاکستان ربوہ میں شامل ہونیوالے عہدہ داران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ امسال بھی سال ہائے گذشتہ کی طرح مورخہ ۲۶-۱۲-۴۹ ۷ بجے شام بعد طعام جلسہ گاہ میں ہی عہدہ داران مال کی میٹنگ ہوگی۔ جس میں بعض ضروری اور اہم معاملات پیش ہوں گے۔ لہٰذا براہ مہربانی جملہ عہدہ داران مال اس میں شمولیت فرمائیں۔ نظارت بیت المال ربوہ۔

“نحن انصار اللہ”

چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا کرنے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اپنا وعدہ چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے اور جزائے خیر دے۔ آمین۔ اور ان احباب کو جو ابھی تک اپنا وعدہ پورا کرنے سے قاصر ہیں اپنے فضل سے جلد وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ممکن ہے بعض دوست ایسے ہوں جو سو فیصدی ادا کر چکے ہوں مگر ابھی تک ان کے نام شائع نہیں کئے جا سکے ایسے احباب براہ مہربانی اپنی ادائیگی کی تفصیل روانہ فرمائیں تاکہ دفتر ہذا کے ریکارڈ سے مقابلہ کر کے ان کے اسماء گرامی بھی شائع کئے جائیں۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے وصول شدہ چندہ کی رقوم سکرٹریان مال کے نام پر درج ہوتی ہیں۔ کیونکہ سکرٹری صاحبان کی طرف سے تفصیلات ادا کنندگان موصول نہیں ہوئیں۔ لہٰذا ادا کنندگان اپنے اپنے سکرٹری مال سے اپنے ادا کردہ چندہ کا کوپن نمبر و تاریخ دریافت فرما کر مطلع فرمائیں تاکہ ان کے کھاتہ جات مکمل کئے جائیں

نمبر شمار	اسماء	پتہ جات	موعودہ رقم ادا شدہ
۱	شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی	مریدکے منڈی ضلع شیخوپورہ	۷۰ روپے
۲	مکرم عبد السمیع صاحب	ربلوے کالونی چٹاگانگ	۹۸ ”
۳	چوہدری برکت علی صاحب	کھرہ تانوالہ ضلع سیالکوٹ	۲۵ ”
۴	چوہدری اللہ دتہ صاحب	”	۳۰ ”
۵	اہلیہ صاحبہ چوہدری اللہ دتہ صاحب	”	۱ ”
۶	حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ	ڈگری عقب پارکر سندھ	۳۰ ”
۷	خانصاحب منشی برکت علی صاحب آف قادیان	حال آریہ ہسپتال راولپنڈی	۸۰۵ ”
۸	اہلیہ صاحبہ خانصاحب منشی برکت علی صاحب	”	۲۰۰ ”
۹	ملک محمد الدین صاحب خادم	کبیروالہ ضلع ملتان	۴۰ ”
۱۰	اہلیہ صاحبہ ملک نور دین صاحب	کبیروالہ ضلع ملتان	۸ ”
۱۱	حکیم عبد العزیز صاحب ریٹائرڈ چیف انسپکٹر بیت المال	حال کھاریاں گجرات	۴۷ روپے گیارہ آنے

نظارت بیت المال ربوہ

احمدی بچوں کا ترانہ

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے
شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹا دیں گے

ہم مشرق و مغرب میں وحدت کی صدا دیں گے
دنیا کو طریقت کا پھر درس سکھا دیں گے

ہر طرف پکاریں گے دنیا میں نذیر آیا
ہر ایک کو جا جا کر پیغام خدا دیں گے

کہتی ہے غلط دنیا عیسےٰؑ ہے ابھی زندہ
برہان توفی کی قرآں سے بتا دیں گے

ہم سچے مسلماں ہیں کچھ خوف نہیں ہم کو
جو بات حقیقت ہے دنیا کو سنا دیں گے

نکلیں گے زمانے میں ہم شمع ہدیٰ لے کر
ظلمات مٹا دیں گے نور دل سے بسا دیں گے

بچہ نہ ہمیں سمجھو جانباز مجاہد ہیں
اسلام کی خاطر ہم جانیں بھی گنوا دیں گے

اے شاد گماں مت کر کمزور نہیں ہیں ہم
جب وقت پڑا اپنی جانیں بھی لڑا دیں گے

(عبد المنان شاد ایف سی کالج لاہور)

تحریک جدید میں آپ کو کیوں حصہ لینا چاہیئے؟

تحریک جدید کی اہمیت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں

(۱) تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اُسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"۔

(۲) تحریک جدید میں شمولیت خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کا وارث بناتی ہے

"تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جسمیں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہونگے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونیوالے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے"

(۳) تحریک جدید ایک مستقل ثواب کا ذریعہ ہے

"ہماری نیت اس روپیہ سے (تحریک جدید کے روپیہ سے) ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے اور قیامت تک مسلمان ہونیوالوں اور احمدیت میں شامل ہونیوالوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونیوالے دوستوں کو ملتا ہے کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا"۔

کیا آپ ان فوائد کو نظرانداز کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو آج ہی اپنا وعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری صاحبان مال توجہ فرمائیں:-

مندرجہ ذیل رقوم کافی عرصہ سے بلا تفصیل پڑی ہیں۔ متعلقہ سیکرٹری صاحبان کو فرداً فرداً بھی اطلاع دی جاچکی ہے۔ براہ کرم جس قدر جلدی ہو سکے ان رقوم کی تفصیل دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ رقوم داخل خزانہ کی جاسکیں جواب نہ آنے کی صورت میں مطابق فیصلہ مجلس مشاورت تمام رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جائیں گی۔ نیز آئندہ رقوم بھجواتے وقت کوپن پر ہی تفصیل درج کر دیا کریں یا بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کر دیا کریں۔ تاکہ خط و کتابت میں مزید وقت ضائع نہ کرنا پڑے اور جس مقصد کے لئے رقوم بھجوائی جاتی ہیں اسی کے کام آسکیں۔ (ناظر بیت المال)

نمبر کوپن تاریخ	نام و پتہ دہندہ	رقم	نمبر کوپن تاریخ	نام و پتہ دہندہ	رقم
٢٦٨١١٣ / ٢٩-١١-٤٧	سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن بوساطت سیلون	١٣٠٠/-/-	٤٥٢٩ / ١٤-٢-٤٩	چوہدری محمد الدین صاحب علی پور ضلع لاہور	٣٠٠/-/-
١١٠٤ / ٤-١٢-٤٧	دفتر بیت المال بحساب برہمن بڑیا	٢٠٠/-/-	٤١٧٢ / ٢٦-٢-٤٩	محمود احمد صاحب پشاور	٥٩/٧/-
٣٦٨ / ١٨-١-٤٩	سیٹھ محمد اعظم صاحب بحساب کنانور	٣٠٠/-/-	٤٦٨٣ / ١-٣-٤٩	میاں محمد یوسف صاحب سیکرٹری حضرت اقدس	١٢٨/٤/-
٦٨٤ / ٦-١-٤٨	جماعت تانگانیکا ڈرافٹ ٩٥/٢٧ میاب	١٠٠/-/-	٤٧٠١ / ٣-٣-٤٩	عبدالکریم صاحب لاڑکانہ سندھ	٨٢/-/-
١٧٦١ / ٢-٥-٤٨	ایس۔ اے احمد صاحب باکی پور پٹنہ بذریعہ دوست محمد کلکتہ	٢١٤/-/-	٤٧٠٤ / ٣-٣-٤٩	عبدالغفار صاحب سعدی پور بہار	٦٠/٥/-
٣٨٦ / ٥-٦-٤٨	غلام مہر دین صاحب پنگاڈی مالابار	١٥٢/١٢/-	٤٠٢٥ / ١٩-٣-٤٩	چوہدری فقیر محمد صاحب ڈی۔ ایس۔ پی لاہور	١٤/-/-
١٢٢٩ / ٢٧-٧-٤٨	غلام احمد صاحب بشیر عدن	٢٦٩/٤/-	٦٠٦٢ / ٢٨-٣-٤٩	خورشید احمد صاحب ناصر آباد سندھ	٣١١/٢/-
٢٨٢٧ / ١١-٩-٤٨	محمد اکبر صاحب واقف زندگی مدراس	٢٦٠/-/-	١٦٥٧٤ / ١٠-٤-٤٩	محمد سرور صاحب وارث ٹانی مالگذار پڑدہ پورٹ آفس اکپوسٹی	٢٠٠/-/-
٢٩٣٧ / ١٨-٩-٤٨	دفتر بیت المال بحساب علی بن عبدالقادر کلکتہ	١٠٠/-/-	١٦٥٩٤ / ١٠-٤-٤٩	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب گڑیانوالہ ضلع گجرات	١٠٠/-/-
٢٥١٧ / ١٩-١٠-٤٨	اے۔ جی۔ ڈبلیو۔ ایوب صاحب ڈھاکہ	١٠/-/-	٦٣٣٦ / ١٣-٤-٤٩	محمد حسین صاحب گوٹھ ننھے خان سندھ	٥٠/-/-
٣٠٤٣ / ٤-١١-٤٨	منشی برکت علی صاحب راولپنڈی	٣/٤/-	٤٩٥٦ / ١٨-٤-٤٩	عبدالرشید صاحب سیکرٹری مال کوہاٹ	٣٢٠/١/-
٣١١٥ / ١٤-١١-٤٨	سید احتشام الدین صاحب جمشید پور	٩٠/-/-	٦٤٣٢ / ٢١-٤-٤٩	عبدالکریم اسمٰعیل صاحب اپر بندر بوٹ ہاؤس لاڑکانہ	٩٢/-/-
٣٣٥٥ / ٢٥-١١-٤٨	غلام نبی صاحب چک ٩٩ سرگودھا	٥٩/-/-	١٦٦٦٤ / ٥-٥-٤٩	سید محمود عالم صاحب بحساب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ	٨٠/-/-
٣٤٢٢ / ٣-١١-٤٨	غلام رسول صاحب بھڑی ضلع گجرات	٤٠/-/-	٦٠٠٥ / ١٠-٥-٤٩	عبدالرحیم صاحب ... جہلم	٥٠/٤/-
٣٦٣٠ / ١١-١٢-٤٨	ملک ظہور احمد صاحب ہمبٹ یالوجی چال حیدرآباد سندھ	٣٠٠/-/-	٣٠٩ / ٢٣-٥-٤٩	مسیح اللہ صاحب جوال گو المنڈی لاہور	١٢/٣/-
٣٩٤١ / ٢-١-٤٨	اے۔ آر جنوں لاہور بحساب ماریشس	١٠٠/-/-	٦٠٥٢٢ / ٢٩-٥-٤٩	عبدالقیوم صاحب کالی کٹ	١٧٠/-/-
٣٣٣٤ / ٣-١-٤٩	سید محمود عالم صاحب بحساب کنزی سندھ	٨٠/-/-	٣٣٧ / ٥-٦-٤٩	ملک معراج دین صاحب حبانیہ عراق	١٣٢٣/٤/-
٣١٣ / ٥-١-٤٩	صادق محمد خان صاحب بحساب بابو عبدالغنی لودھراں ملتان	٢٥/-/-	٥١٣ / ٩-٦-٤٩	عبدالقادر صاحب ڈرگ روڈ کراچی	١٨/-/-
٤٠٢٣ / ١٢-١-٤٩	سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی	١٢٢/-/-	٥٣٣٦ / ١٣-٦-٤٩	عبدالعزیز صاحب ڈسکہ سیالکوٹ	٣٠٦/٢/-
٤٠٢٧ / ١٢-١-٤٩	محمد شفیع صاحب نثار شریف آباد سندھ	٦/-/-	٩٠٩ / ٤-٧-٤٩	عبدالرشید صاحب کوہاٹ	١٦٠/-/-
٤٠٥٢ / ١٢-١-٤٩	غلام جیلانی خان صاحب لائلپور بحساب چک ٢٧٦	٥٠/-/-	× / ٤-٧-٤٩	محمد حسین صاحب اکوٹنٹ احمد آباد سندھ	١٠٢/-/-
٤٠٦٨ / ١٦-١-٤٩	شاہ محمد صاحب چیف گارڈز کلرک حویلیاں ہزارہ	٥٠/-/-	١١٦٢ / ١٨-٧-٤٩	چوہدری سلطان علی صاحب ٩١/٤ منٹگمری	١٠٥/-/-
٤١٢٨ / ٢٠-١-٤٩	صوبیدار محمد عبداللہ صاحب مری	٢١/-/-	١٢٥٥ / ٢١-٧-٤٩	غلام احمد صاحب چک ٤٦ گ ب لائلپور	٨٠/-/-
٣٤٦٧ / ٢٣-١-٤٩	خورشید احمد صاحب ناصر آباد سندھ	٢٠١/٤/-	١٤٤٩ / ١-٨-٤٩	حسن محمد صاحب چاند پور ضلع شیخوپورہ	٣٧/٦/-
٤٢١٠ / ٢٥-١-٤٩	چوہدری محمد دین صاحب علی پور ضلع لاہور	٣٥/-/-	٥٧٥١ / ٢-٨-٤٩	ناظر صاحب بیت المال بحساب مرزا اللہ دتا صاحب نوشہرہ چھاؤنی	١٠٠/-/-
٤٣١٥ / ٢٩-١-٤٩	علی بخش صاحب شجاع آباد	١٠٠/-/-	١٦٢٨ / ٨-٨-٤٩	غلام محی الدین سنڈیمن بلوچستان	١٨/٨/-
٤٣٤٢ / ٥-٢-٤٩	فضل الٰہی صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول شادی پشاور	١٠٦/-/-	١٧٦٢ / ١٣-٨-٤٩	ذکراللہ صاحب میانہ پنڈ ضلع سیالکوٹ	١٧/١٠/-
٣٤٩٩ / [illegible]	شفیع محمد صاحب بذریعہ ناظر بیت المال	١٠٠/٢/-	١٨٢٠ / ١٧-٨-٤٩	علی محمد صاحب کینیال ضلع کیمبل پور	١٠/-/-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام مسیح موعودؑ)

بلادِ عربیہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا نفوذ

تبلیغ کے مختلف مراحل کی مختصر تاریخ۔ احمدیہ مسجد کی تعمیر۔ ساٹھ ہزار اشتہاروں کی اشاعت۔ بیس کتابوں کا ترجمہ ماہوار رسالہ کا اجرا۔ عیسائیوں۔ اور بہائیوں پر ضرب کاری۔ شرق اردن شام لبنان مصر سوڈان میں احمدی جماعتوں کا قیام

(از مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل مقیم حیفا فلسطین)

عربی ممالک میں احمدیت کی ابتداء

عربی ممالک ان ممالک میں سے ہیں۔ جن میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی آپ کے ذریعہ احمدیت کی دعوت پہنچی۔ اور ان ممالک کے بعض نیک افراد آپ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ چنانچہ السید محمد بن احمد جو خاص مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔ ۱۸۹۱ء میں آپؑ کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اور ایک عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہ کر اپنے وطن کو واپس آئے۔ اور حمامۃ البشریٰ بھی انہی کی درخواست پر لکھ کر حضورؑ نے مکہ مکرمہ کو ارسال کی۔

السید محمد سعید الطرابلسی نے بھی جو طرابلس الشام (ٹریپولی) ملک شام کے رہنے والے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور ایک عرصہ تک قادیان میں آپ کی صحبت سے مستفیض ہو کر اپنے ملک شام کو واپس آئے۔ ان کا ذکر بھی حضرت اقدس کی کتاب کرامات الصادقین اور نور الحق حصہ اول میں موجود ہے۔ اسکندریہ (مصر) کے ایک دوست السید احمد زہری بدر الدین کا بھی حضور کی کتاب الاستفتاء میں خط درج ہے۔ جو حضورؑ کے سلسلہ بیعت میں داخل تھے۔ یمن میں بھی آپ کے مصدق موجود تھے۔ اور ایک بزرگ جنہوں نے بیت اللہ کا کئی مرتبہ حج کیا ہے۔ یمن میں ہی آپ کی بیعت کی۔ جن کا نام الحاج محمد المغربی ہے۔ اور طرابلس المغرب (شمالی افریقہ) کے باشندے ہیں۔ اور آج تک ہمارے پاس فلسطین میں زندہ موجود ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اقوام کے آپ پر ایمان لانے کے متعلق آپ کو بشارتیں ملیں۔ وہاں عربوں کے متعلق بھی یہ بشارت آپ کو دی گئی۔

"یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام"

جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ملک عرب کے صلحاء اور شام کے مقدس بندے تیری مدح و ثناء کریں گے۔ اور تیرے درجات کی ترقی کے لئے دعائیں کریں گے۔

یہی سبب تھا۔ جس کی وجہ سے آپ نے تقریباً بائیس کتابیں عربی زبان میں تالیف کر کے ان ممالک میں اور دیگر اسلامی ممالک میں جہاں عربی سمجھی جا سکتی ہے۔ تقسیم فرمائیں۔ اور ان کے ذریعہ بلاد عربیہ کے باشندوں کو اپنی جماعت میں داخل ہونے کی دعوت دی۔

بلاد عربیہ میں احمدیہ مشن کا قیام

جون ۱۹۲۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ امام جماعت احمدیہ نے مشرق وسطیٰ اور مشرق اقصیٰ میں دو احمدیہ مشنز قائم فرمائے۔ مشرق اقصیٰ کے لئے سماٹرا کو منتخب فرمایا۔ اور مشرق وسطیٰ (بلاد عربیہ) کے لئے شام کو منتخب فرمایا۔ اور جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کو بمعیت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب شام کے لئے روانہ فرمایا۔ اور احمدیہ مشن کے لئے دمشق (دار الخلافہ بنی امیہ) کو مرکز قرار دیا۔ آپ کے ارشاد کے مطابق ہر دو نوں بزرگ شام پہنچے۔ اور احمدیہ مشن کی دمشق میں بنیاد رکھی۔ جناب مولوی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب شام میں مولوی جلال الدین صاحب شمس کا تعارف کرا کر ایک سال بعد ہندوستان واپس تشریف لے گئے۔ اور جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس اواسط ۱۹۲۸ء تک شام میں احمدیت کا پیغام پہنچاتے اور سناتے رہے۔ اور اس عرصہ میں دمشق میں جماعت احمدیہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

اس تین سال کے عرصہ میں ہمارے مبلغ صاحب کا علماء شام سے مقابلہ ہوتا رہا۔ اور مسئلہ وفات وحیات مسیح عیسیٰ علیہ السلام زیر بحث رہا۔ جس میں علماء شام عاجز آ گئے۔ اس لئے انہوں نے یہ تجویز کی۔ کہ آپ کو قتل کرا دیا جائے۔ اور اس طرح آپ سے نجات حاصل کی جائے۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق انہوں نے ہمارے مبلغ صاحب پر قاتلانہ حملہ کروا دیا۔ جس سے ہمارے مبلغ صاحب بمشکل بتمام جانبر ہو سکے۔ چونکہ ان ایام میں ملک شام فرانسیسی انتداب کے ماتحت تھا۔ اس لئے فرنچ حکام نے آپ کو کہا۔ کہ وہ اپنے مقبوضہ علاقہ میں آپ کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ یہاں سے فوراً روانہ ہو جائیں۔

احمدیہ مشن بلاد عربیہ کا مرکز حیفا میں

اس گورنمنٹ کے حکم کی بناء پر آپ نے ملک شام کو خیرباد کہہ دیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی بناء پر ۱۷ مارچ ۱۹۲۸ء کو فلسطین میں تشریف لے آئے۔ اور جو اس وقت برطانوی انتداب کے ماتحت تھا۔ اور حیفا میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا۔ اور اشتہارات اور رسائل کے ذریعہ تبلیغ احمدیت کا کام شروع کیا۔ چونکہ فلسطین اور شام و لبنان ایک ہی ملک کے حصے بخرے ہیں۔ اس لئے یہاں بھی آپ کے علماء اور پادریوں سے مباحثات وغیرہ ہوئے۔ اور یہاں بھی آپ کی سخت مخالفت ہوئی۔ مگر باوجود سخت مخالفت کے آپ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے۔ اور یہاں بھی آپ کے ذریعہ جماعت قائم ہو گئی۔

سال ۱۹۲۸ء میں احمدیہ مشن مصر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور توجہ اور ہمارے مرحوم مجاہد احمدیت جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی ان تھک کوششوں اور قربانیوں سے قائم ہوا تھا۔ وہ بھی حضرت اقدس نے احمدیہ مشن حیفا میں مدغم کر دیا۔ اور تبلیغی لحاظ سے ملک مصر کو بھی جو طبعی لحاظ سے افریقہ کا ایک ملک ہے۔ بلاد عربیہ کے تابع کر دیا۔ اور جناب شمس صاحب ملک مصر و فلسطین ہر دو میں تبلیغی فرائض سر انجام دیتے رہے۔

۱۹۳۱ء میں آپ نے ماونٹ کرمل پر کبابیر میں (جو اس وقت حیفا میونسپلٹی سے باہر تھا اور آج کل حیفا شہر کا ایک حصہ ہے) ایک احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی۔ جو بلاد عربیہ میں سب سے پہلی مسجد ہے۔ اور "جامع سیدنا محمود" کے نام سے موسوم ہے۔ اگست ۱۹۳۱ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ان ممالک میں چھ سال کام کر کے واپس ہندوستان تشریف لے گئے۔ اور آپ سے جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے اس مشن کا چارج لیا۔ آپ کے بھی عیسائیوں اور مسلمان غیر احمدی علماء سے مباحثات ہوئے۔ جن میں آپ کو خاص کامیابی حاصل ہوئی۔ اور تبلیغ احمدیت میں خاص ترقی حاصل ہوئی۔

مارچ ۱۹۳۲ء سے آپ نے تبلیغ احمدیت کو فروغ دینے کے لئے ایک سہ ماہی عربی رسالہ جاری کیا۔ جس کا نام "البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ" تھا۔ جس کی اپریل ۱۹۳۵ء تک بارہ نمبروں پر مشتمل ایک جلد شائع ہوئی۔

۱۹۳۵ء میں آپ نے اسی رسالہ کو ماہوار رسالہ کی صورت میں تبدیل کر دیا۔ اور اس کا نام "البشریٰ" رکھا۔ جو آج تک بفضلہ تعالیٰ شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالہ کی خاطر نیز طباعت کے لئے آپ نے ایک عربی پریس بھی اسی سال قائم کیا۔ جس کا نام "احمدیہ پریس" ہے۔ اور ماونٹ کرمل پر واقع ہے۔ رسالہ "البشریٰ" کے علاوہ آپ نے وقتاً فوقتاً اشتہارات بھی شائع کئے۔ جن کی تعداد اندازاً دس ہزار کے قریب ہو گی۔

جنوری ۱۹۳۶ء میں آپ ساڑھے چار سال فلسطین و مصر میں تبلیغی خدمت سر انجام دینے کے بعد حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت واپس قادیان چلے گئے۔ اور آپ سے جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے اس مشن کا چارج لیا۔ اور جنوری ۱۹۳۸ء تک آپ فلسطین و مصر میں کام کر کے اور حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر واپس ہندوستان چلے گئے۔

ستمبر ۱۹۳۸ء میں خاکسار (چوہدری محمد شریف) حضرت اقدس کے حکم سے قادیان سے یہاں بھیجا گیا۔ اور اس مشن کا انچارج ہے۔ اور میں بھی وہی کام حسب استطاعت جنگ عظیم کے دوران میں اور اس سے پہلے اور اس سے بعد خانہ جنگی کے زمانہ میں کر رہا ہوں۔ جو میرے پیشرو کرتے تھے۔

رسالہ "البشریٰ" عربی زبان میں ماہوار شائع کر کے تمام عربی ممالک کے علاوہ مغربی و مشرقی افریقہ اور جنوبی امریکہ و برازیل وغیرہ کو بھیجا جاتا ہے۔ وقتاً فوقتاً اشتہارات بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ اور عربی ممالک کے دورے بھی کئے جاتے ہیں۔

ستمبر ۱۹۳۸ء سے ستمبر ۱۹۴۹ء تک جس قدر اشتہارات شائع کئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد چالیس ہزار کے قریب ہے۔ سلسلہ کی منقولی و غیر منقولی جائیداد کی مالیت تقریباً چھ ہزار پونڈ تک پہنچ چکی ہے۔ اور اسی مشن کے ذریعہ اس عرصہ میں فلسطین شرقی الاردن۔ مصر۔ سوڈان۔ مغربی افریقہ۔ شام۔ لبنان۔ عراق۔ عدن۔ خلیج فارس میں احمدیہ جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد میرے خیال میں دو ہزار کے قریب ہے۔ واللہ اعلم۔ اور سب ہی حسب مراتب اخلاص سلسلہ احمدیہ کی مالی امداد کرتے ہیں اور ان میں سے بعض موصی بھی ہیں۔ جو اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ سلسلہ کے لئے ادا کرتے ہیں۔ اور اس وقت تک برادران مصر میں سے الحاج عبد الحمید خورشید آفندی ۱۹۳۸ء میں اور الاستاذ احمد حلمی آفندی ۱۹۳۹ء میں اور برادران شام میں سے الاستاذ منیر الحصنی الحامی دبلیڈر ۱۹۴۶ء میں قادیان جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت اور قادیان کے روحانی

فیوض سے بھی متمتع ہو چکے ہیں۔

برانچ ہائے احمدیہ مشن بلاد عربیہ

اس وقت اس مشن کی مندرجہ ذیل برانچیں ہیں۔ جن میں مرکز احمدیت کی طرف سے مرسلہ مندرجہ ذیل برادران مبلغین کرام نہایت تندہی سے اپنی اپنی استطاعت اور وسائل کے موافق تبلیغی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

شام۔ شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل از ۱۹۴۶ء
لبنان۔ مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل ؍؍ ؍؍
شرق الاردن۔ مولوی مرزا رشید احمد صاحب چغتائی از ۱۹۴۷ء

اور ان ممالک میں رسالوں۔ اشتہاروں۔ تبلیغی ملاقاتوں اور خط و کتابت کے ذریعہ پیغام احمدیت پہنچایا جا رہا ہے۔ ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

تبلیغی لٹریچر

اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ رسالہ "البشریٰ" گذشتہ سال سے آج تک شائع ہو رہا ہے۔ ذیل میں ان کتابوں کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو "البشریٰ" کے علاوہ احمدیہ مشن بلاد عربیہ کی طرف سے مئی ۱۹۴۹ء تک شائع کی جا چکی ہیں۔

نام کتاب	اسم مؤلف	اسم مترجم	سال اشاعت
(۱) حمامة البشریٰ (حصہ اول)	حضرت مسیح موعود علیہ السلام		۱۹۲۴ء
(۲) الصلوٰة عند الاسلام	حضرت امیر المومنین	الرحالة عبد المجید	؍؍
(۳) التعلیم ترجمہ کشتی نوح	حضرت مسیح موعود ؑ	سید زین العابدین	۱۹۲۶ء
(۴) حیات المسیح و وفاتہ	سید زین العابدین		؍؍
(۵) میزان الاقوال	جلال الدین شمس		۱۹۲۸ء
(۶) الهدیة السنیة	؍؍		؍؍
(۷) البرهان الصریح	؍؍		۱۹۲۹ء
(۸) توضیح مرام	؍؍		۱۹۳۰ء
(۹) دلیل المسلمین	؍؍		۱۹۳۱ء
(۱۰) النور المبین	؍؍		۱۹۳۱ء
(۱۱) جوہر الکلام	؍؍		؍؍
(۱۲) تنویر الالباب	؍؍		؍؍
(۱۳) البعثة الاسلامیة الاحمدیة	ابو العطاء جالندھری		۱۹۳۲-۳۳ء
(۱۴) منبر المومنین	؍؍		۱۹۳۴ء
(۱۵) اعجاز المسیح	حضرت مسیح موعود ؑ		۱۹۳۵ء
(۱۶) الاستفتاء	؍؍		۱۹۳۷ء
(۱۷) اعجب الاعاجیب	جلال الدین شمس		؍؍
(۱۸) لجة النور	حضرت مسیح موعود ؑ		۱۹۳۹ء
(۱۹) نجم الهدیٰ	؍؍		؍؍
(۲۰) تاویل نزول المسیح	محمد شریف		؍؍
(۲۱) تحفہ بغداد	حضرت مسیح موعود ؑ		۱۹۴۰ء
(۲۲) اسئلة و اجوبة	محمد سلیم و محمد شریف		؍؍
(۲۳) نبا المنادی	محمد شریف		۱۹۴۳ء
(۲۴) تحفہ شہزادہ ویلز	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	محمد شریف	۱۹۴۴ء
(۲۵) تجلیات الٰہیہ	حضرت مسیح موعود ؑ	؍؍	۱۹۴۵ء
(۲۶) النبوة فی الامة المحمدیة	نذیر احمد مبشر سیالکوٹی		۱۹۴۶ء
(۲۷) کشف الغطاء	محمد شریف		۱۹۴۸ء
(۲۸) حمامة البشریٰ مکمل	حضرت مسیح موعود ؑ	اور اجمل زیر طبع	۱۹۴۹ء
(۲۹) الهدیٰ و التبصرة لمن یریٰ	؍؍		؍؍
(۳۰) نظام جدید	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	محمد بسیونی	؍؍

ان رسائل اور کتب کے علاوہ اس عرصہ میں پچاس ہزار کے قریب اشتہارات بھی متنازعہ فیہ مسائل پر ان ممالک کے طول و عرض میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ان کی فہرست دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ نیز اس خاکسار راقم کے گیارہ سالہ گذشتہ عرصہ میں اس مشن کی طرف سے چھ ہزار کے قریب خطوط بھی لکھے گئے ہیں۔

احمدیہ مشن بلاد عربیہ کی جدوجہد کا اثر

یہ بات ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک غریبوں کی جماعت ہے۔ اور اس کے مالی ذرائع بھی نہایت محدود ہیں۔ اور اس کے افراد کی تعداد بھی دیگر مذاہب اور اسلامی فرقوں کے بالمقابل ابھی تک نہایت ہی قلیل ہے۔ اور اس کے ساتھ اس کے عقائد بھی نہایت ہی دقیق المأخذ اور بعض حالات میں زمانہ حال کی تحریکات آزادی و بے قیدی کے بالمقابل بہت ہی مشکل اور عام طبائع کے میلانات کے خلاف ہیں۔ پھر جن ممالک میں یہ مشن کام کر رہا ہے ان ممالک میں اس قدر رائے کی آزادی اور حریت ضمیر موجود نہیں۔ جیسی بعض یورپین ممالک میں آج کل پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس مشن کی جدوجہد کا اثر تا حال بیان کرنا نہایت مشکل ہے۔ مگر با ایں ہمہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جہاں تک جماعت احمدیہ کے بنیادی اصول کا سوال ہے۔ اس میں شاندار کامیابی اس مشن نے گذشتہ پچیس سال کے عرصہ میں حاصل کر لی ہے۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد اس اصول پر ہے۔ کہ حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم اپنی طبعی موت سے فوت ہو چکے ہیں۔ اور ان کا دوبارہ آسمان سے نازل ہونا ایک روحانی امر ہے۔ اور جس قدر پیشگوئیاں نزول ابن مریم کے متعلق ہیں۔ ان سے مراد آپ کے ایک مثیل کا امت محمدیہ سے پیدا ہونا ہے۔ اور وہ ابن مریم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ اور اب حقیقی اسلام احمدیت کا ہی نام ہے۔

ان ممالک میں قدم رکھتے ہی جن مسائل سے ہمارے مبلغین کرام کو دوچار ہونا پڑا۔ ان میں سے مسئلہ وفات و حیات مسیح سب سے اول نمبر پر تھا۔ اور اسی وجہ سے ہم پر یہاں کے تمام علماء کی طرف سے متفقہ طور پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور ہمیں اسی وجہ سے اسلام سے مرتد قرار دیا گیا۔ مگر ہمارے احمدیہ مشن کی لگاتار کوششوں کا نتیجہ آخر اللہ تعالیٰ نے اسی ماہ مئی ۱۹۴۲ء میں ظاہر کر دیا۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ ممالک اسلامیہ کی سب سے قدیم ترین اور مشہور عالم یونیورسٹی ازہر (مصر) کی ایگزیکٹو کمیٹی نے جسے عربی میں (مشیخة الازہر) کہتے ہیں۔ اپنا فتویٰ شائع کیا۔ جس کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے:-

"لیس فی القرآن ولا فی السنة المطهرة مستند یصلح لتکوین عقیدة یطمئن الیه القلب بان عیسیٰ رفع بجسمه الی السماء وانه حی الی الآن فیها وانه سینزل منها آخر الزمان الی الارض .... من انکر ان عیسیٰ قد رفع بجسمه الی السماء وانه فیها حی الی الآن وانه سینزل منها آخر الزمان فانه لا یکون بذالک منکرًا لما ثبت بدلیل قطعی فلا یخرج عن اسلامه و ایمانه ولا ینبغی ان یحکم علیه بالردة بل هو مسلم مومن اذا مات فهو من المومنین یصلی علیه کما یصلی علی المومنین ویدفن فی مقابر المومنین ولا شبهة فی ایمانه عند الله والله بعباده خبیر بصیر۔"

یاد رہے۔ یہ فتویٰ ازہر کا مشیخة الازہر کا مصدقہ ہے۔ صرف شیخ محمود شلتوت کا نہیں۔

یہ فتویٰ نہ صرف احمدیہ مشن بلاد عربیہ کی پیہم کوششوں پر گواہ ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان فتح کا بھی ایک نشان ہے۔ کہ جس امر کی بناء پر (عقیدہ وفات مسیح) آج سے پچاس سال قبل ساری دنیا کے علماء نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ پچاس سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے خود ہی اب دعووں کی صداقت انہی علماء متفقہ ذریعہ سے ظاہر کر دی۔ ع

یوسف نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اب اس روز کی انتظار ہے۔ جب اسلامی ممالک دوسرے امر میں بھی ہم سے متفق ہو جائیں گے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود ہیں۔ جن کا آخری زمانہ میں آنا مقدر تھا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

کسر صلیب

ان ممالک میں ہمارا عیسائیوں سے بھی خوب مقابلہ ہوا ہے۔ اور احمدیہ مشن ہذا نے عیسائیت کے عقائد میں حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے دمشق میں ایک ڈنمارکی پادری سے جو مسلمانوں کے منہ آتا رہتا تھا۔ "مسیح صلیب سے زندہ اتر آئے" کے موضوع پر تحریری مناظرہ کیا۔ پھر "البرهان الصحیح فی ابطال الوهیة المسیح" لکھ کر عیسائیوں کو دعوت دی۔ کہ اس کا رد لکھیں۔ پھر کتاب تسلی دہندہ اور روح الحق کی حقیقت "پادریوں کے لئے ایک قیمتی تحفہ لکھی۔

جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے قاہرہ میں بڑے بڑے تین عیسائی پادریوں سے "مسیح صلیب پر نہیں مرے"۔ "مسیح خدا نہ تھے"۔ "سب بنی آدم گنہگار نہیں" پر کامیاب مناظرہ کیا جو البشارة الاسلامیة کے نمبر ۶ میں درج ہے۔ ابطلان تثلیث و کفارہ اور الوہیت مسیح پر بیس بیس دلیلیں شائع کیں۔ تمام پادریوں سے بیس سوالات شائع کئے۔ خاکسار نے اوائل ۱۹۴۷ء میں ہارو نائٹ پیٹری آرک آف انطاکیہ کو خصوصاً اور یہاں کے پیٹری آرکوں اور بشپوں کو عموماً چیلنج دیا۔ کہ وہ اسلام اور مسیحیت میں مختلف فیہ مسائل پر بیت المقدس میں پندرہ روز میرے ساتھ تقریری اور تحریری مناظرہ کریں۔ اور یہ چیلنج عراق۔ مصر۔ شام و لبنان وغیرہ کے عربی اخبارات میں شائع ہوا۔ اور تمام پادریوں اور بشپوں کو ارسال کیا گیا۔ مگر وہ سب ایسے خاموش ہوئے کہ گویا ان میں زندگی کی روح نہیں۔ وذالک من فضل اللہ۔

ہماری ان حقیر کوششوں پر اللہ تعالیٰ نے یہ ثمر مرتب فرمایا۔ کہ عیسائیت کی تبلیغ کو یہاں سخت دھکا لگا۔ اور عیسائیت کی منادی ان کے خداوند کی زمین میں بھی مسیح محمدی کی برکت سے ختم ہو گئی۔ اور اب یہاں غیر احمدی مسلمان علماء عیسائی پادریوں سے یہ مباحثہ کرنے لگے ہیں۔ کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے۔ بلکہ اپنی طبعی موت سے واصل بحق ہوئے۔ چنانچہ فلسطین کے ایک نہایت مشہور و معروف عالم الشیخ عبد اللہ القیشاوی نے ڈنمارک کے ایک پادری مقیم بیت المقدس سے اسی موضوع پر تحریری مناظرہ کیا۔ اور اسے اپنے خرچ پر شائع کیا۔ جس میں انہوں نے ہمارے دلائل پیش کر کے سب پادریوں کو لاجواب کیا۔

بہائیوں پر کاری ضرب

بہائیوں پر بھی ہم نے بفضلہ تعالیٰ اتمام حجت پوری کی ہے۔ رد بہائیت میں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے ۱۹۳۱ء میں رسالہ تنویر الالباب لکھ کر بہائیوں کی شریعت کو عریاں کیا۔ اور ساتھ ہی اس کے شروع میں زعیم بہائیت (شوقی آفندی۔ حیفا) کو دعوت دی۔ کہ ہمارے امام جماعت احمدیہ کے چیلنج کو منظور کریں۔ اور کسی آسمانی نشان سے اپنے نوساختہ مذہب کی صداقت ثابت کریں۔ اگر اس سے عاجز ہوں۔ تو اپنا صاف اقرار شائع کریں۔ اور پھر ہم سے اسلام کی صداقت پر آسمانی نشان دیکھ کر مسلمان ہو جائیں۔ اس پر وہ ایک سال تک ٹس سے مس نہ ہوئے۔ ایک سال گزرنے پر اب پھر اس سال ۱۹۴۹ء کے شروع میں ان کو پھر چیلنج دے کر اور حیفا کے گلی کوچہ میں شائع کر کے ان پر اتمام حجت کر دی ہے۔ آج اس دوسرے چیلنج پر بھی سات ماہ گزر گئے ہیں۔ اور زعیم بہائیت خاموش ہیں۔ اور اب انشاء اللہ تا ابد خاموش رہیں گے۔ اور مسیح محمدی کا یہ فرمودہ ہمیشہ صحیح ثابت ہوگا۔ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اسلام آزادئ فکر کا سب سے بڑا حامی ہے

از ابن علی بابری متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر

اکناف عالم میں نظر دوڑانے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج ہر شخص خواہ وہ کسی مذہب یا ملت سے تعلق رکھتا ہو آزادئ فکر کا مدعی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر کبھی کسی قوم یا مذہب یا کسی ملک کے رہنے والوں نے اختلاف نہیں کیا۔ لیکن اگر بنظر تعمق غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ یہ ایک ایسا عقدہ لاینحل ہے کہ سوائے اسلام کے کبھی کسی قوم یا مذہب سے اس کی عقدہ کشائی ہو ہی نہیں سکی۔ بلکہ آج بھی جبکہ ظاہراً ہر متنفس جو روئے زمین پر بستا ہے۔ اس کا شیدائی نظر آتا ہے۔ اگر چھوٹے اور پسماندہ ممالک اور مذاہب کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو درحقیقت یہ بڑے بڑے منظر آنے والے علمبرداران آزادی بھی آزادی فکر سے آشنا نہیں۔ جیسا کہ میں آئندہ بڑے بڑے مذاہب عیسائیت۔ یہودیت اور ہندومت کی مسلمہ کتب سے اس بات کا اثبات کرونگا۔ نیز بعض حالیہ واقعات سے بھی یہ واضح کیا جائے گا۔ کہ یورپ امریکہ اور ایشیا کے رہنے والے باوجود مذہب کو خیرباد کہہ دینے کے پھر بھی آزادئ فکر کا مفہوم کیا ہے۔ یاد رہے کہ فکر جیسی غیر مرئی چیز پر قیود کا لگانا امر بادی النظر میں محال سا معلوم ہوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسے مقید کیا جا سکتا ہے۔ اور کیا جاتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ اسے کیونکر مقید کیا جاتا ہے۔ اور وہ کونسی قیود ہیں۔ جو اس پر لگائی جاتی ہیں اور وہ کونسے ذرائع ہیں جن سے یہ ناقابل تسخیر دیو مسخر کیا جاتا ہے۔

سو واضح ہے کہ جب ہم میں سے ہر شخص اپنی سمجھ اور اپنے فکر کے مطابق اپنے اوقات کو صرف کرے۔ اور اپنی طاقتوں کو کام میں لائے گویا جو وہ چاہے کرے اور کوئی قانون اور حدبندی اس کے افکار و اشغال میں روک نہ ہو۔ تو یہ اس کی آزادی فکر کہلائے گی۔ لیکن جیسا کہ ظاہر ہے ایسی آزادی فکر نہ صرف نسل انسانی کے لئے بلکہ خود اس فرد کے لئے بھی مہلک ثابت ہوگی۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں دنیا سے امن اٹھ جائے گا۔ ہمیں کھانے کے لئے غذاؤں کا مہیا ہونا اور تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے کا دستیاب ہونا مشکل ہو جائے گا۔ پاؤں میں جوتے نصیب نہ ہوں گے۔ غرض کوئی آرام اور آسانی ایسی نہیں ہوگی جو ہم سے چھن نہ جائے گی۔ اور ہماری یہ آزادئ فکر ہمارے لئے جہنم بنکر رہ جائے گی اور اشرف المخلوقات اپنی فضیلت کو کھو بیٹھے گی۔ لہٰذا ان مشکلات اور آفات سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہمیں خود اپنے بعض حصہ افکار پر پابندیاں اور حدود مقرر کرنی ہونگی۔ اور اس مقام پر ہمیں حکومت کے نظام کی ضرورت بھی محسوس ہوگی۔ اور تمدنی اور معاشرتی قواعد کو ضبط میں لانے کا خیال آتا ہے۔ اور شہریت کے حقوق کی حفاظت کا بھی احساس ہوتا ہے۔ اب صرف اور صرف ایک ہی دائرہ انسانی قویٰ کا ایسا باقی رہ جاتا ہے۔ جس میں بنی نوع انسان کو آزاد چھوڑا جا سکتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس دائرہ کی آزادی ضروری ہے۔ اور وہ ہمارے افکار اور عقل کا دائرہ ہے۔ ہمارے دل اور ارادے متعلق معاملات اور وہ صرف مذہب ہی کے دائرہ میں محصور ہیں۔ کیونکہ مذہب کی حکومت محض دل پر ہوتی ہے۔ اور اس میں جبر گویا سم قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ اور اسے آزادئ ضمیر یا مذہبی آزادی کے نام سے بھی موسوم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جب ہم اس اصل کے ماتحت تمام ادیان اور اقوام پر نظر کرتے ہیں۔ تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ آزادئ فکر کا سب سے بڑا حامی بلکہ یوں کہیئے کہ مدعی اسلام ہی ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ کے پاک کلام میں اشارہ ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت و یومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم۔ یعنی اسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے حق اور باطل میں تمیز کر دی ہے۔ اور چونکہ نور کی آمد سے ظلمت کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ بقول شاعر

نذیمھم وبھم عرفنا فضلہ
وبضدھا تتبین الاشیاء

پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہوگا۔ اور اسے ہمیشہ کے لئے بند قرار دیا۔ بلکہ عدم جبر کی دلیل بھی یوں بیان فرمائی۔ کہ جب حق ظاہر ہو چکا ہے۔ تو پھر جبر کے کیا معنے اگر وہ حق ہے تو خود سلیم فطرتیں اور پاکیزہ قلوب کھچے چلے آئیں گے۔ اور اگر ایسا نہیں تو اس کا حق ہونا مشتبہ ہے۔ ایک دوسری جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا۔ فذکر انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر یعنی نبی کا کام صرف اس ہدایت کو جو وہ خدائے علیم و خبیر سے پاتا ہے بندگان خدا تک پہونچانا ہے۔ آگے اس پر ایمان لا کر عمل پیرا ہونا یا انکار کر کے اپنی شقاوت پر مہر لگانا انسانوں کے اختیار میں ہی اس میں کسی قسم کا جبر روا نہیں رکھا۔ نیز فرمایا۔ فذکر ان نفعت الذکریٰ سیذکر من یخشیٰ اس میں اور زیادہ تبلیغ ہدایت کے مقصد اور فریضہ انبیاء کی وضاحت فرمائی یعنی تبلیغ ہدایت اور ارسال رسل سے خدا کا مطلب انسانوں کو جبراً کسی مسلک یا لائحہ عمل پر چلانا نہیں۔ بلکہ خوابیدہ طبائع کو بیدار کرنا اور بجھی ہوئی فطرتوں میں عشق خداوندی کی چنگاری کو مشتعل کرنا ہے۔

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بلغ ما انزل الیک سے مامور ہونے کے باعث شب و روز مخلوق خدا کی بہبودی اور بندگان خدا کی بہتری کے لئے کوشاں تھے۔ اور ذمہ داری کا شدید احساس آپ کو چین نہ لینے دیتا تھا۔ مگر مقابل پر شدید مخالفت اور ایذا رسانی اور اپنی مساعی کا نتیجہ برعکس دیکھ کر دل پارہ پارہ ہو جاتا تھا۔ اس قلق اور سوز و گداز کی کیفیت کے نتیجہ میں جو عزم صمیم اور جوش تبلیغ آپ کے دل میں پیدا ہوتا تھا۔ اس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا لعلک باخع نفسک ان لایکونوا مومنین۔ یعنی تو میری مخلوق کو راہ راست پر لانے کے لئے اس قدر اشتیاق رکھتا ہے۔ اور تجھے ان کی گمراہی اور ضلالت سے اس درجہ تکلیف ہے کہ تو اس مہم کے سر کرنے کے لئے جان پر بھی کھیل جانے کو تیار ہے۔ اور پیش آمدہ مصائب اور آفات کا ہتھیلی پر جان رکھ کر یوں مقابلہ کر رہا ہے۔ گویا اپنی طرف سے تو زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ اب دیکھو کس قدر وضاحت ہے آزادئ ضمیر کی اور عدم جبر کی نیز آگے بطور تسلی فرمایا افانت تکرہ الناس علیٰ ان یومنوا یعنی تیری کوششیں اور مساعی اس قدر ہو چکی ہیں۔ اور تیرا سوز و گداز خلق خدا کی اصلاح کے لئے اس درجہ ترقی کر چکا ہے۔ کہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس حصہ مخلوق کو جو برضا و رغبت ہدایت کے نور سے منور نہیں ہونا چاہتا بزور اور جبراً ہدایت کی طرف لایا جائے۔ حالانکہ دین کے بارے میں جبر عقل و دانش سے بعید انصاف کے خلاف اور شان خداوندی کے منافی ہے۔ اس میں دو چیزوں کی طرف خاص طور پر اشارہ فرمایا ہے۔ اول یہ کہ اس رسول رحمۃ للعالمین کی سرگرمی اور فریضۂ تبلیغ میں مصروفیت انتہاء کو پہونچ چکی ہے۔ اور آپ نے مفوضہ کام کو اس کے مقتضا سے بھی زیادہ احسن وجوہ سے سرانجام دیا ہے۔ اس کی داد حضرت احدیت نے افانت کے الفاظ لا کر دی ہے۔ دوم یہ کہ دین اور ہدایت کے معاملہ میں جبر نہ صرف جائز نہیں بلکہ ممکن نہیں اور یہ مفہوم کلام کو استفہامیہ بنا کر پیدا فرمایا باوجودیکہ رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے احسان عام اور مخلوق خدا کی اصلاح کے لئے کوشش اور خدا کے سامنے تضرع اور خشوع کا تقاضا تھا کہ اللہ تعالےٰ ہر وہ ذریعہ جو قبول ہدایت کے لئے ممکن اور جائز ہوتا مہیا فرماتا۔ چنانچہ افانت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ اب تو تمام جائز ذرائع جن سے مخلوق کی اصلاح ممکن تھی ختم ہو چکے۔ اور آپ انہیں استعمال کر چکے اب صرف یہی طریق باقی ہے۔ کہ خدا بندوں کو مجبور کرے۔ لیکن چونکہ یہ خلاف خرد و انصاف ہے۔ اور بے فائدہ لہٰذا یہ جائز نہیں۔ اب میں اپنے استدلال کو مزید تقویت دینے کے لئے وہ آیات پیش کرتا ہوں جن کو نافہم لوگ نشانہ اعتراض بھی بناتے ہیں۔ اور وہ احکام جنگ پر مشتمل آیات ہیں۔ بعض لوگوں کے نزدیک محض جنگ کرنا جبر کے مترادف خیال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلطی ہے۔ جنگ فی نفسہٖ کوئی بری چیز نہیں بلکہ اسے بعض ناواجب اور بے شر الطے سے خراب کر کے برا بنایا جا سکتا ہے۔

... پس محض جنگ کوئی قابل نفرین عمل نہیں۔ لہٰذا اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اسلام نے مسلمانوں کو کن حالات میں کیسی جنگ کی اجازت دی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ارشاد خداوندی یوں ہے۔ اُذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللّٰہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ نیز فرمایا "قاتلوا فی سبیل اللّٰہ الذین یقاتلونکم" یعنی مسلمانوں کو صرف مذہب کے لئے دفاعی جنگ کرنے کی اجازت ہے۔ یعنی اگر کوئی ناسمجھ اور ظالم و متکبر معاند اسلام کو بزور بازو مٹانا چاہے۔ تو اُس وقت مسلمانوں کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کا اسی رنگ میں جواب دیں اور اس دفاعی جنگ میں مسلمانوں کا خود مظلوم ہونا ضروری ہے۔ نیز دشمن انہیں جنگ پر مجبور کرے۔ اور حفاظت دین کے لئے سوائے نبرد آزمائی کے اور ذریعہ باقی نہ رہے۔ اب ایک اور آیت جو کہ عام طور پر لوگوں کی نگاہوں میں کھٹکتی ہے درج کرتا ہوں قاتلوا الذین لا یؤمنون باللّٰہ ولا بالیوم الآخر ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتیٰ یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون۔

اس سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ گویا اسلام نے عام اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ اور ہر غیر مسلم کو تہ تیغ کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ حالانکہ یہ خلاف منطوق آیت ہے۔ اس میں تو صرف غیر مسلموں کے ایک خاص حصے کے افراد کا ذکر ہے۔ یعنی اہل کتاب میں سے وہ لوگ جو مسلمانوں سے راستی کا معاملہ نہیں کرتے پس اس حکم کو عام قرار دینا ہی غلطی ٹھہرا۔ کیونکہ اہل کتاب کا وہ حصہ جو اللہ اور یوم آخر کا مومن تھا اسلام لا چکا تھا۔ اور ایک گروہ غیر مومنوں میں سے ایسا تھا جو نقض عہد کا مرتکب نہ ہوا تھا۔ مثلاً نجران وغیرہ کے عیسائی۔ لیکن ایک تیسرا گروہ جس کی طرف لا یدینون دین الحق اشارہ کرتا ہے ایسا تھا جو کہ بارہا عہد شکنی کر چکا تھا۔ اور باوجود نرمی اور صلح کا ہاتھ بڑھانے کے وہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آتا تھا۔ اور شب و روز اسلام کے نابود کرنے کی ناکام سعی میں مصروف تھا۔ پس ان کے متعلق فرمایا کہ ایسے عہد شکنوں اور بے وفاؤں کو سوائے اس کے کہ جنگ کے ذریعہ اُن کی سرگرمیوں کو ختم کر دیا جائے۔ راہ راست پر لانے کا کوئی اور ذریعہ نہیں۔ اور یہ کوئی عیب اور خلاف انصاف بات نہیں بلکہ درحقیقت جنگ کے زمانہ میں لطف محض ہے۔ کیونکہ ان کی جنگی سرگرمیوں کو صرف ختم کیا گیا ہے۔ اور جزیہ لے کر ان کی حفاظت کا ذمہ لیا گیا ہے جو کہ نہایت ہی حقیر معاوضہ ہے۔ حکومت کی ان مساعی کا جو کہ اسے اپنی رعایا کے قیام امن کے لئے کرنا ہوتی ہیں۔ اور ان پر قبول اسلام کے لئے ہرگز کوئی جبر نہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان سے یہاں تک لڑو۔ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ بلکہ فرمایا کہ وہ اپنی شکست تسلیم کر کے سیاسی طور پر اپنا وجود کالعدم کریں حالانکہ موجودہ زمانہ میں جو کہ تہذیب و تمدن کے عروج کا زمانہ خیال کیا جاتا ہے۔ ایسے جرائم کی سزا قتل و غصب اموال اور دائمی غلامی ہے۔ جیسا کہ جرمنی سے اقوام متحدہ نے اپنی نرم دلی کا ثبوت دیتے ہوئے کیا۔ رہا یہ سوال کہ یہ مطلب کس طرح اخذ کیا۔ کہ یدینون دین الحق سے مراد قبولیت اسلام نہیں بلکہ راستی کا معاملہ ہے۔ سو اس کے لئے ایک شاعر کا قول پیش کئے دیتا ہوں۔ اپنے ایک مقابلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے

"دنّاھم کما دانوا"

یعنی ہم نے انہیں اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔ اور ہم نے اُن سے ویسا ہی معاملہ کیا۔ جیسا کہ انہوں نے ہم سے کیا۔ اور لغت میں دَانَ یَدِینُ کے معنی بدلہ کے طور پر سلوک کرنے کے ہوتے ہیں۔ اور حق کے معنی راستی کے پس ولا یدینون دین الحق کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہوتے بلکہ مفہوم یہ ہے کہ وہ حسن سلوک نہیں کرتے اور معاملہ راستی والا نہیں کرتے۔ بلکہ دھوکہ فریب اور عہد شکنی سے کام لیتے ہیں۔ پس ایسے مجرموں کو سزا دینا بجائے خود خدا کی مخلوق پر احسان ہے۔ اور امن کے قیام کے لئے لابدی امر ہے۔ اس جگہ اگر کسی کو جزیہ کے متعلق اعتراض پیدا ہو تو یاد رہے کہ یہ ایک احسان ہے جو اسلامی حکومت اپنی رعایا پر کرتی ہے۔ جسے آج گھناؤنے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ آج تک اس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ چونکہ اسلامی سلطنت اپنا فرض سمجھتی تھی۔ اور اس کی ادائیگی میں اس نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔ کہ وہ اپنی غیر مسلم رعایا کی حفاظت جانی و مالی کرتی۔ اور مزید برآں یہ کہ وہ غیر مسلم رعایا فوجی خدمات سے بھی مستثنیٰ قرار دی گئی۔ اور مسلمانوں کی طرح ان کی اولادوں کو میدان کارزار میں مجبوراً نہ لے جایا جاتا تھا۔ ان مراعات کے صلہ میں ان سے معمولی سا ٹیکس جس کا نام جزیہ ہے لیا جاتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ اسلامی افواج کو جبکہ قیصر روم جو کہ عیسائی تھا سے برسر پیکار تھیں۔ کسی وجہ سے پیچھے لوٹنا پڑا۔ اور عیسائی آبادی کا ایک ایسا علاقہ انہیں خالی کرنا پڑا جس سے وہ جزیہ وصول کر چکے تھے۔ چنانچہ خلیفۂ وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے وہ تمام جزیہ جو ان سے لیا گیا تھا۔ واپس لوٹا دیا گیا۔ نیز معذرت کی گئی۔ کہ چونکہ ہم لوگ آپ کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا آپ اپنا مال واپس لے لیں۔ چنانچہ اس سے وہ غیر مسلم عیسائی رعایا اس قدر متاثر ہوئی کہ باوجودیکہ چڑھنے والے جو ان کے بھائی عیسائی تھے۔ انہوں نے رو رو کر خدا کے حضور میں مسلمانوں کی فتح کے لئے دعائیں کیں اور خدا نے ان کی تضرع کو سنا اور مسلمانوں کو دوبارہ وہ علاقے عطا فرمائے اب غور کا مقام ہے کہ اگر جزیہ ظلم تھا تو یہ نتائج جو محض احسان کی پیداوار ہے۔ کیونکر پیدا ہوئے آج بھی حکومت انگلشیہ جو مہذب ترین حکومتوں میں سے ہے۔ اور امن پسندی میں یکتا ہے۔ اس کا یہ حال ہے کہ گزشتہ جنگ میں لاکھوں ہندوستانی جوانوں کو حفاظت یورپ کی بھینٹ چڑھایا گیا۔ اور پھر بھی ہر قسم کے مجوزہ ٹیکس برقرار رہے۔ مزید برآں یہ کہ وار فنڈ کی ادائیگی بھی لازمی قرار دی گئی۔ اور ریڈ کراس کا چندہ اس پر مزید تھا۔ پس آج جو لوگ خود یہ اعمال کرتے ہیں انہی نظریات کے حامی ہیں۔ اور انہیں رواداری اور عین تہذیب خیال کرتے ہیں۔ انہیں تو کم از کم جزیہ پر اعتراض کرتے ہوئے شرم آ جانی چاہیئے۔ کسی مذہب کے اصول اور تعلیم کے مطالعہ کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے تین پہلوؤں سے دیکھا جائے۔

اول:۔ وہ کیا پیش کرتا ہے۔

دوم:۔ اس کے ماننے والوں کے عمل کیا ہیں۔

سوم:۔ اس کے نتیجہ میں مخالفین کا ردعمل کیا ہے۔

میں اسلام کی وہ تعلیم جو آزادی فکر سے متعلق ہے۔ کا کچھ حصہ ذکر کر چکا ہوں۔ اب میں دوسرے پہلو کو لیتا ہوں۔ یعنی یہ تسلیم کر لینے کے بعد کہ اسلام آزادی فکر کی تعلیم دیتا ہے۔ اگر خود آنحضرت صلعم یا صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جبر و تشدد سے کام لیا ہو۔ تو پھر بھی محض زبانی اقرار چنداں مفید نہ ہوگا ساتھ ہی اگر عمل بھی تعلیم کے مطابق ہو تو نہ پھر صرف تعلیم کی خوبی کا اظہار ہوگا۔ بلکہ آیات کے محمل خصوص جو مخالف کے لئے نشانۂ اعتراض ہیں۔ یہ اعمال اُن کے لئے بطور تفسیر ہو جائیں گے۔ اور تعلیم کی خوبی کو چار چاند لگا دیں گے۔ چنانچہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بات دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اسلام کی کوئی جنگ بھی جارحانہ جنگ نہ تھی۔ بلکہ جتنی دفعہ بھی صحابہ رضوان اللہ علیہم کو نبرد آزما ہونا پڑا۔ وہ سب کی سب مدافعانہ جنگیں تھیں۔ اگر مختلف سفروں اور وفود کو جو بعض ضروریات کے ماتحت بھیجے گئے۔ نظر انداز کر دیا جائے جنکو عام طور پر مورخ سریہ یا غزوہ کا نام دے کر شامل کر لیتے ہیں تو پھر ایسی مہمیں جن کو جنگیں کہا جا سکتا ہے صرف سات رہ جاتی ہیں اور وہ بھی سب کی سب دفاعی ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلی جنگ بدر کی لڑائی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم کسی جنگ کے نتائج پر حکم لگائیں ہمیں اس کے محرکات اور اسباب پر غور کرنا ضروری ہوگا۔ لہٰذا جب ہم بدر کے پس منظر پر نظر دوڑاتے ہیں تو مکہ کی اس تیرہ سالہ مظلومانہ زندگی کا نقشہ جو ہجرت سے قبل آنحضرت صلعم اور صحابہؓ صبر و استقلال سے گزار چکے تھے۔ سامنے آتے ہی ہمارے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک وہ وقت ہے کہ محمد صلعم اپنے شہر میں امین و صدوق سے خطاب کئے جاتے ہیں۔ اور لوگ آپ کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ایک یہ وقت ہے کہ وہ شہنشاہوں کا شہنشاہ اور فخر موجودات خالی ہاتھ رات کے وقت اپنے خدا پر توکل کر کے دشمنوں کے نرغے میں اپنے ایک دیرینہ رفیق کے ہمراہ اور اپنے بھائی کو جو اسے جان سے زیادہ عزیز تھا دشمنوں کے محاصرہ میں محض یتیموں اور غریبوں کی امانتوں کی حفاظت کی خاطر خدا کو سپرد کر کے اپنی چاہیتی بستی کو یہ کہتے ہوئے خیرباد کہتا ہے۔ کہ اے مکہ تو مجھے ان سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اور میں تجھے ایک لمحہ کے لئے چھوڑنا گوارا نہیں کرتا مگر تیرے فرزند آج میرے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اور میں سر چھپانے کو جگہ نہیں پاتا اور تو باوجود وسعت کے مجھ پر تنگ ہو رہا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر اور اس درد انگیز منظر کو سامنے لا کر کوئی درد مند دل آہ بھرے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور کوئی بصیرت رکھنے والی آنکھ آنسو گرائے بغیر نہیں رہ سکتی۔ وہ محسن کش اور جانی دشمن خون کے پیاسے وحشی درندوں سے بدتر اور انسان کے لباس میں بھیڑیے اس پر بس نہیں کرتے۔ پکڑنے والوں کے لئے ایک سو اونٹ انعام مقرر ہوتا ہے۔ جب اس میں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ تو مدینہ والوں کو دھمکی دی گئی۔ اس میں ندامت اٹھا کر یہود سے گانٹھ جوڑ کر کے مدینہ پر چڑھائی کی جاتی ہے۔ اور چیدہ چیدہ نامور دلاوروں کو چھری کانٹے سے لیس کر کے بدر میں لاتے ہیں مقابل پر چند فاقہ مست مسلمان جنہیں لڑنے کے لئے ہتھیار میسر نہیں۔ سواری کے لئے جانور موجود نہیں کھانے کو ملتا نہیں محض خدا تعالیٰ کے توکل پر اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے صنادید عرب کے مقابل میں آ کھڑے ہوتے ہیں۔ میدانوں میں گھمسان کا رن پڑتا ہے۔ وحدہٗ لاشریک کے پرستار غالب آتے ہیں۔ اور اصنام کے پجاری شکست کھا کر خائب و خاسر مگر آئندہ سال کے لئے چیلنج دے کر لوٹتے ہیں۔ لیکن آج چودہ سو سال بعد آنے والے بینا آنکھوں میں دھول ڈالنے کے لئے مسلمانوں کو ظالم اور سفاک اور مشرکوں کو مظلوم قرار دیتے ہیں۔ کتنا اندھیر ہے۔ کتنا خون ہے انصاف کا۔ اور دشمنی ہے دیانت سے۔ اگلے سال اپنے چیلنج کے مطابق ابوسفیان پھر یہود اور عرب کے دوسرے قبائل کی امداد حاصل کر کے میدان میں اترا اور پہلے کی طرح پھر قلاش اور مفلس مسلمانوں سے مگر نور ہدایت سے منور اور جواہر ایمان سے مالا مال مسلمانوں سے زک اٹھانی پڑی۔ آخر تیسری بار سارے عرب کو جمع کر کے یہود اور قبائل کے بل بوتے پر اپنے تمام لاؤ لشکر سمیت پھر آخری دفعہ قسمت آزمائی کے لئے مدینہ کا رخ کرتا ہے۔ اس دفعہ مخالف اتنے کثیر تھے اور مقابلہ اتنا مشکل تھا۔ کہ مسلمانوں نے شہر سے باہر نکل کر مقابلہ کرنا نامناسب سمجھا۔

(باقی)

جماعت احمدیہ انگلستان کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع۔ یورپ کے احمدی مجاہدین کی مجلس مشاورت

مختلف اقوام کے اکابرین کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت۔ تبلیغ اسلام کو وسعت دینے کیلئے اہم تجاویز

انگریز نو مسلمین کی طرف سے اسلام اور احمدیت کے ساتھ اظہار عقیدت

(از مکرم ڈاکٹر سید سفیر الدین بشیر احمد پی ایچ ڈی واقف زندگی)

جماعت احمدیہ انگلستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ جبکہ جماعت کے احباب نے سالانہ جلسہ کی کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہوئے ۱۳ر فروری ۱۹۲۹ء کے جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی اور اس میں ایک سالانہ اجتماع کی تاریخ اور استقبالیہ کمیٹی کے نمائندوں کا انتخاب کیا۔ کمیٹی قائم ہوتے ہی نمائندوں نے جلد ہی جلسہ کا پروگرام وغیرہ مرتب کیا اور ہونے والے جلسہ کے لئے انتظامات کرنے شروع کر دیئے۔ جلسہ کی تاریخ ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر مقرر تھی۔ لیکن ہماری خوشی کی حد نہ رہی جبکہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کے ساتھ ہی یورپ کے مبلغین کی کانفرنس کی اجازت بھی عطا فرما دی۔ جس سے ہمارے سالانہ جلسہ کی رونق دوبالا ہو گئی اور ہمیں اپنے عرصہ کے بچھڑے ہوئے بھائیوں سے دوبارہ ملنے کا موقعہ ملا۔

ہمارا جلسہ ۲۹ر اکتوبر بروز ہفتہ بعد طعام و نماز شروع ہوا۔ ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا اور مستورات کے لئے پردہ کا خاص انتظام بھی تھا۔

ہفتہ کے دن کا جلسہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے لئے مخصوص تھا۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ جلسہ کی ابتدا میں جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے اپنی ابتدائی تقریر میں اسبات کی وضاحت کی کہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے اپنے ماننے والوں کو اسبات کی تاکید کی ہے کہ مختلف مذاہب اور قوموں میں جو انبیاء پیدا ہوئے۔ وہ راستباز اور سچے نبی تھے اور ان پر ایمان لانا لازمی ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اس تعلیم کے ذریعہ سارے انبیاء کی عزت اور محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر دی اور یہ ایسا شاندار کارنامہ ہے جس کی کوئی مثال نہیں اور اسکے ذریعہ دنیا کی قوموں میں اور اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔

دربار رسالتؐ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنیوالے پہلے شخص پروفیسر پر فرسٹ (Prof. W. A. Pursman) تھے۔ جو گریگری پیرسن کالج (Gregory pearson college) میں شعبہ مذہب و فلسفہ کے صدر ہیں۔ صاحب موصوف نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح فرماتے ہوئے اسبات پر زور دیا کہ سب سے اہم پیغام جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو پہنچایا وہ خدا کی وحدانیت کا تھا جس کی طاقت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور صداقت کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ آخر میں پروفیسر صاحب نے سورۃ فاتحہ کا انگریزی میں ترجمہ پڑھا۔ اور فرمایا کہ اس دعا سے مجھے بہت ہی سکون محسوس ہوتا ہے۔

اس کے بعد مسٹر ڈسمنڈ شا (MR. Shaw Desmond) نے خراج تحسین پیش کیا۔ یہ بہت ہی مشہور مصنف ہیں۔ انہوں نے اسلام کے اصول اخوت کو سراہا اور فرمایا کہ اسلامی اصول بہت ہی پختہ اور قابل عمل ہیں اور ہم لوگ اس وجہ سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زیر بار احسان ہیں۔

تیسرے مقرر سوامی اویکا نندن (Swami Avya Kanandan) جو کہ لنڈن ویدانتا سوسائٹی کے صدر ہیں انہوں نے فرمایا کہ اسلام سب سے زیادہ فطرتی مذہب ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حلم کمال درجہ کا پایا جاتا ہے حضور علیہ السلام کے جذبہ بردباری کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر دنیا اس پر عمل پیرا ہو تو آج ہر جگہ امن قائم ہو جائے۔

آلڈرمن (Alderman G. F. Rowe) جو کہ اس حلقہ (Borough) کے مشیر (Councillor) اور اخبار ساؤتھ وایسٹ ہیرلڈ کے ایڈیٹر بھی ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس موضوع کو بہت ہی دلچسپ پایا اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے ہموطن اسلام کی تعلیم سے بالکل ناآشنا ہیں بلکہ بعض تو یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان بجائے خدا کے محمدؐ کی عبادت کرتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے اسبات پر افسوس ظاہر کیا کہ اسلامی دنیا مذہب پر عمل کرتی ہے۔ لیکن اس کے برخلاف عیسائیوں میں مذہب صرف اتوار تک محدود رہ گیا ہے

چینی ڈاکٹر چی۔ پی ایچ ڈی (DR. Chi Ph. D) نے چین میں اسلام کی ابتدائی تاریخ بتاتے ہوئے فرمایا چین کے مذاہب میں بدھ مذہب کے بعد اسلام کے خادم سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ فاضل مقرر کو اسلام کی تعلیم عفو و رحم بہت ہی پسند آئی۔

آخری مقرر مسٹر ٹوسیگ لونڈ (MR. H. C. Taussig) ایڈیٹر ایسٹرن ورلڈ نے ایک مغربی شاعر کے مشہور مصرع "مشرق و مغرب کبھی نہیں مل سکتے" کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اسلام کے پیرو ہر جگہ موجود ہیں۔

تقریر کے اختتام پر صاحب صدر جناب مشتاق احمد باجوہ نے سب کا شکریہ ادا فرمایا حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔ اور مختلف حلقوں میں دوست مہمانوں سے گفتگو کرتے رہے۔

فلم ـــــ بعد نماز مغرب وعشاء اجود، کو فلم دکھائی گئی۔ جس سے اکثر دوستوں کی پرانی یاد تازہ ہو گئی۔ خاص کر اپنے پیارے آقا کو عید کا خطبہ فرماتے وقت اور پھر بعد نماز عید لوگوں کا حضور سے مصافحہ کرنے والا نظارہ ہمارے لئے مختلف جذبات پیدا کر رہا تھا۔ جناب بشیر احمد آرچرڈ مبلغ سکاٹ لینڈ کے ہم لوگ ممنون ہیں جنہوں نے قادیان کے مختلف نظارے ہمیں دکھائے۔ پھر بے کس و مظلوم مہاجرین جو بے گھر بار ہو کر پاکستان میں پناہ حاصل کرنے آ رہے ہیں اور اس کے بعد آزاد پاکستان کا نظارہ لوگوں کے لئے دلچسپی و محبت پیدا کر رہا تھا۔ جناب ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ کی فلمیں بھی دکھائی گئیں اسکے بعد لوگوں نے کھانا کھایا اور اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

دوسرے دن جلسہ مورخہ ۳۰ر اکتوبر صبح گیارہ بجے زیر صدارت مسٹر بلال نٹل شروع ہوا۔ بعد تلاوت جناب مشتاق احمد باجوہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور سالانہ جلسہ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے جلسوں سے ہم اپنے اندر جماعتی روح پیدا کر سکتے ہیں اور جب تک کسی جماعت میں یہ روح پیدا نہ ہو وہ جماعت جماعت نہیں کہلا سکتی۔

اس کے بعد صاحب صدر مسٹر بلال نٹل نے فرمایا کہ ایسے اچھے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیغام بھیجنا چاہیئے اور جناب مشتاق احمد باجوہ سے درخواست کی کہ وہ اس پیغام کے مضمون کو پیش کریں۔ جناب موصوف نے مندرجہ ذیل مضمون مجلس کے سامنے پیش کیا

"جماعت احمدیہ انگلستان کے افراد جو مسجد فضل لندن میں سالانہ جلسہ کے لئے جمع ہوئے ہیں اس موقع پر اپنی اطاعت اور محبت کا اظہار اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے یہ بھی بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ایک عرصہ کے تفکرات کے بعد اب خوش ہیں کہ ہمارا نیا مرکز اب ربوہ میں قائم ہو گیا۔ ہم سب اللہ تعالےٰ سے حضور کی درازیٔ عمر اور اسکے فضلوں کی بارش کے لئے درخواست بدعا ہیں " آمین"

اس کے بعد عبد السلام صاحب (کیمبرج) اور مسٹر جمال الدین ڈاٹر نے مندرجہ بالا مضمون پر تقریریں کیں۔ اور حاضرین نے متفقہ طور پہ فیصلہ کیا کہ یہ پیغام حضرت اقدس کی خدمت مبارک میں ارسال کر دیا جائے۔

اس کے بعد "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" کے موضوع پر حسب ذیل انگریز نومسلموں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مسٹر فرید احمد کلیٹن۔ مسٹر جمال الدین ڈاٹر مسٹر بشارت احمد گریگ۔ مسٹر عبد الکریم ہربرٹ اور مسٹر بشیر احمد آرچرڈ۔

یہ تقاریر گو مختصر تھیں مگر اپنے اندر وسیع پیغام رکھتی تھیں۔ اور سامعین کے لئے ایمان افروز افسوس کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے اس کے لئے زائد وقت نہ دیا جا سکا۔

ان تقاریر کے معاً بعد دوسرا دلچسپ پروگرام "میرے مشن کے کام" کے عنوان پر ہمارے یورپ کے مبلغین کی تقریریں تھیں۔ سامعین نے مبلغین کی مختصر روئیداد کو بڑی دلچسپی سے سنا۔

آخر میں جناب میر عبد السلام صاحب نے بائبل کی پیشگوئی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ بعد تقریر جلسہ طعام و نماز کے لئے برخاست ہوا۔

یہ آخری جلسہ بعد نماز ظہر و عصر شروع ہوا اور سات بجے شام تک جاری رہا۔ اس میں بہت سی اہم قراردادیں۔ پاس کی گئیں اور جلسہ بخیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ مندرجہ ذیل آٹھ قراردادیں منظور ہوئیں۔

(۱) جناب امام صاحب مسجد فضل لندن چند موضوعات کا اعلان کریں گے۔ جس پر جماعت کے لوگ مضامین لکھیں۔ اور ان کے انتخاب کے بعد وہ مضامین دوسرے سالانہ جلسہ میں پڑھے جائیں گے۔ (مجوزہ مسٹر ڈاٹر۔ موئید جناب عبد العزیز صاحب)

(۲) احمدی احباب جو لندن یا دوسری جگہ رہتے ہیں وہ اپنا وقت ہفتہ وار۔ ماہوار یا کم از کم سال میں ایک مرتبہ ضرور وقف کریں۔ یہ وقت جماعت کی ترقی کے لئے جناب امام صاحب کی ہدایت کے مطابق صرف کیا جائے گا

(مجوزہ جناب میر عبد السلام صاحب۔ مویّد ڈاکٹر سید سفیر الدین صاحب)

(۳) ہر احمدی۔ جماعت کی مالی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آمد کا کم از کم ۱/۱۰ چندہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے مگر نومسلموں کو ابتدا کرنے کے لئے یہ سہولت رکھی جاتی ہے کہ وہ خود اپنی استطاعت کے مطابق اپنا چندہ کچھ مقرر کرلیں اور ہفتہ وار یا ماہوار باقاعدہ ادا کرتے رہیں۔ (مجوزہ جناب عبد اللہ صاحب۔ مویّد مسٹر عبد الکریم بریٹ)

(۴) ہر احمدی اسلام سے پوری واقفیت حاصل کرے اور آئندہ سال کے لئے کم از کم نصاب مندرجہ ذیل کتب مقرر کی جاتی ہیں۔

(۱) کلمہ (۲) نماز باترجمہ (۳) دیباچہ تفسیر قرآن انگریزی (۴) ایک مختصر مضمون احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔

(مجوزہ جناب مقبول احمد قریشی۔ مویّد ڈاکٹر عمر سلیمان صاحب)

(۵) ہر احمدی کا فرض ہے کہ تبلیغ کرے اسلئے ہر شخص یہ کوشش کرے کہ کم از کم ایک شخص ضرور اس کے زیر تبلیغ ہو جو اس پر عمل شروع کرے۔ وہ جناب امام صاحب کی خدمت میں اس کی اطلاع کردے تا انکی کتابوں اور ضروری مشوروں سے مدد کی جاسکے۔

(مجوزہ مسٹر بلال نٹل۔ مویّد جناب عبد العزیز صاحب)

(۶) لجنہ کا قیام عمل میں لایا جائے اور اس کا الحاق مرکزی لجنہ سے کیا جائے تا جماعت کی احمدی مستورات فائدہ اٹھا سکیں۔

(مجوزہ مس جینٹ ویلز۔ مویّدات حاضر خواتین)

(۷) جناب ڈاکٹر محی الدین صاحب کی تجویز جو اکتوبر کے Knowledge میں شائع ہو چکی ہے اس پر بحث ہوئی اور مزید غور کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے حسب ذیل ممبر انتخاب کئے گئے

(۱) مسٹر ڈریا د احمد کلیٹن (صدر) (۲) جناب ڈاکٹر محی الدین صاحب (معتمد) (۳) جناب عبد العزیز صاحب (۴) مسٹر عبد الوہاب سلاؤ (نائیجیریا) (۵) جناب میر عبد السلام صاحب (ممبران)

(۸) آئندہ سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء مقرر ہوئیں۔

ایجنڈا کے ختم ہونے پر جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن نے خدا تعالے کا شکریہ ادا فرمایا کہ اللہ تعالے کے فضل و کرم سے ہمارا جلسہ کامیابی کے ساتھ ختم ہو رہا ہے پھر کارکنوں کا شکریہ ادا فرمایا اور ان کی محنت اور جانفشانی کی تعریف کی آخر میں حاضرین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ الحمد للہ

(راقم ڈاکٹر سید سفیر الدین بشیر احمد) پی ایچ ڈی واقف زندگی)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب سے

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

جلسہ سالانہ کے ایام کو زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی میں گذاریئے!

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک گذشتہ جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں اصل تقریر شروع کرنے سے پہلے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذکر الٰہی کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھیں۔ یہاں وہ کسی تماشہ یا کھیل کے لئے جمع نہیں ہوئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس کا نام لینے کے لئے آتے ہیں اسکے ذکر الٰہی کے آداب کو مدنظر رکھنا چاہیئے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض دوست ان آداب کو مدنظر نہیں رکھتے اور بلا وجہ اور بلا سبب جلسہ گاہ سے اٹھ کر باہر چلے جاتے اور ادھر اُدھر باتیں کرتے رہتے ہیں میں جانتا ہوں کہ جلسہ پر ایک کافی تعداد جو آٹھ سو اور ہزار کے قریب ہوتی ہے غیر احمدیوں کی ہوتی ہے اور وہ لوگ اپنے نفس پر جبر کرکے وعظ سننے کے عادی نہیں ہوتے اور ان کا کثیر حصہ جلسہ گاہ میں آتا اور جاتا رہتا ہے۔ مگر تجربہ بتاتا ہے کہ وہی لوگ آنے جانے والے نہیں ہوتے بلکہ بعض احمدی بھی اس جلسہ گاہ سے باہر چلے جاتے ہیں کہ چلو باہر چلکر تبلیغ کریں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ مذہب میں انسان پر بہت بڑا فرض اپنی جان کا ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت اپنی ہدایت کی فکر میں ہو اگر کوئی دوسرا گمراہی میں پڑتا ہے تو پڑنے دو اپنی ہدایت کی فکر دوسرے کی خاطر چھوڑ نہ دو۔ دین کے لئے مال قربان کیا جاتا ہے اور جان قربان کی جاتی ہے مگر دین وہ چیز ہے کہ ساری دنیا کی خاطر بھی اسے قربان کرنے کے لئے کوئی مومن تیار نہیں ہو سکتا پس اگر کسی مجبوری کی وجہ سے جلسہ گاہ سے اُٹھنا پڑے اور بعض دفعہ ایسی مجبوریاں پیش آجاتی ہیں۔ جیسے مثلاً قضائے حاجت کیلئے جانا۔ تو بیشک جاؤ مگر فارغ ہو کر جلدی واپس آجانا چاہیئے۔ کیونکہ کیا معلوم ہے کہ کب وہ گھڑی آجائے جس کے لئے انسان ساری عمر کوشش کرتا رہتا ہے ایک گھڑی ایسی آسکتی ہے کہ اس وقت ایک کلمہ انسان کو کافر سے مومن بنا دیتا ہے اور اسے شیطانی سے رحمانی بنا دیتا ہے۔ ..... آپ لوگوں کے لئے سارا سال آرام کرنے کے لئے پڑا ہے اسلئے یہ چند دن کی تکلیف اٹھا کر بھی خدا تعالے کا کلام سننا چاہیئے اور کوئی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔"

راشن بندی لاہور

قیمت اور وزن راشن شدہ اشیاء بحساب ہفتہ وار یونٹ۔ بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۹ء

نمبر	وزن اجناس خوردنی			قیمت گیہوں فی من روپے آنے پائی ۱۱—۱۵—۶			قیمت آٹا فی من روپے آنے پائی ۱۲—۱۲—۰			قیمت چاول قسم اول فی من روپے آنے پائی ۲۱—۲—۶			قیمت چاول قسم دوم فی من روپے آنے پائی ۱۴—۱۴—۶			وزن چینی			قیمت چینی فی من روپے آنے پائی ۴۱—۰—۹		
	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	روپے	آنے	پائی	من	سیر	چھٹانک	روپے	آنے	پائی
۱	۰	۱	۱۲	۰	۸	۶	۰	۹	۰	۰	۱۵	۰	۰	۱۰	۶	۰	۰	۴	۰	۴	۳
۲	۰	۳	۸	۱	۱	۰	۱	۲	۰	۱	۱۳	۹	۱	۵	۰	۰	۰	۸	۰	۸	۳
۳	۰	۵	۴	۱	۹	۶	۱	۱۱	۳	۲	۱۲	۶	۱	۱۵	۶	۰	۰	۱۲	۰	۱۲	۶
۴	۰	۷	۰	۲	۲	۰	۲	۴	۰	۳	۱۱	۳	۲	۹	۹	۰	۱	۰	۱	۰	۶
۵	۰	۸	۱۲	۲	۱۰	۶	۲	۱۳	۳	۴	۱۰	۳	۳	۴	۳	۰	۱	۴	۱	۴	۹
۶	۰	۱۰	۸	۳	۲	۹	۳	۶	۰	۵	۹	۰	۳	۱۵	۰	۰	۱	۸	۱	۸	۹
۷	۰	۱۲	۴	۳	۱۱	۰	۳	۱۴	۹	۶	۷	۹	۴	۹	۶	۰	۱	۱۲	۱	۱۲	۹
۸	۰	۱۴	۰	۴	۳	۶	۴	۷	۹	۷	۶	۶	۵	۳	۹	۰	۲	۰	۲	۱	۰
۹	۰	۱۵	۱۲	۴	۱۱	۹	۵	۰	۹	۸	۵	۶	۵	۱۴	۳	۰	۲	۴	۲	۵	۰
۱۰	۰	۱۷	۸	۵	۴	۳	۵	۹	۹	۹	۴	۳	۶	۸	۶	۰	۲	۸	۲	۹	۳
۱۱	۰	۱۹	۴	۵	۱۲	۶	۶	۲	۶	۱۰	۳	۳	۷	۲	۹	۰	۲	۱۲	۲	۱۳	۳
۱۲	۰	۲۱	۰	۶	۴	۹	۶	۱۱	۳	۱۱	۲	۰	۷	۱۳	۳	۰	۳	۰	۳	۱	۳
۱۳	۰	۲۲	۱۲	۶	۱۳	۳	۷	۴	۳	۱۲	۰	۹	۸	۷	۹	۰	۳	۴	۳	۵	۶
۱۴	۰	۲۴	۸	۷	۵	۶	۷	۱۳	۳	۱۲	۱۵	۹	۹	۲	۰	۰	۳	۸	۳	۹	۶
۱۵	۰	۲۶	۴	۷	۱۴	۰	۸	۶	۰	۱۳	۱۴	۶	۹	۱۲	۶	۰	۳	۱۲	۳	۱۳	۹
۱۶	۰	۲۸	۰	۸	۶	۳	۸	۱۵	۰	۱۴	۱۳	۳	۱۰	۷	۰	۰	۴	۰	۴	۱	۹
۱۷	۰	۲۹	۱۲	۸	۱۴	۶	۹	۷	۹	۱۵	۱۲	۳	۱۱	۱	۹	۰	۴	۴	۴	۶	۰
۱۸	۰	۳۱	۸	۹	۷	۰	۱۰	۱	۰	۱۶	۱۱	۰	۱۱	۱۲	۳	۰	۴	۸	۴	۱۰	۰
۱۹	۰	۳۳	۴	۹	۱۵	۶	۱۰	۱۰	۰	۱۷	۹	۹	۱۲	۶	۹	۰	۴	۱۲	۴	۱۴	۰
۲۰	۰	۳۵	۰	۱۰	۷	۹	۱۱	۲	۹	۱۸	۸	۳	۱۳	۱	۰	۰	۵	۰	۵	۲	۳

نوٹ:- عوام زیادہ قیمت وصول کئے جانے پر ڈپو ہولڈر سے چھپے ہوئے فارم پر رسید طلب کر سکتے ہیں۔ خریدار کی طلب پر رسید نہ دینا جرم ہے جس کی فوری اطلاع محکمہ راشن بندی کو دینی چاہئے۔

اشتہار زیر آرڈر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری عزیز احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول گوجرخاں ضلع راولپنڈی

نمبر مقدمہ ۲۷۹

مسماۃ ارشاد بیگم دختر محمد شفیع قوم اعوان ساکن سکھو تحصیل گوجرخاں مدعا علیہ

بنام

عبد العزیز ولد فیروز قوم اعوان ساکن ٹیٹر داخلی لشندوٹ تحصیل کہوٹہ مدعا علیہ۔

دعویٰ تنسیخ نکاح بنام عبد العزیز ولد فیروز قوم اعوان ساکن ٹیٹر داخلی لشندوٹ تحصیل کہوٹہ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ عبد العزیز مدعا علیہ کی نسبت عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ وہ عدم پتہ ہے۔ اور معمولی طریقہ سے تعمیل کا ہونا مشکل ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام عبد العزیز مدعا علیہ مذکور کے جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۹/۱/۵۰ کو مقام گوجرخاں حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر ۱۹۴۹ء کو دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

اجلاس جناب ملک محمد حیدر صاحب پی۔ سی۔ ایس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

حسن محمد ولد رحمت اللہ قوم [illegible] تحصیل گجرات

بنام

دلیپ سنگھ ولد مان سنگھ قوم کھتری سکنہ گجرات

دعویٰ فک الرہن موازی ۲ کنال ۳ مرلے اراضی واقعہ موضع کالرا دیوان سنگھ تحصیل گجرات۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسکو کوئی عذر کسی قسم کا فک الرہن میں ہو تو مورخہ ۱۰/۱/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۱۹/۱۲/۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

درخواست دعا

بیگم شیخ مسعود احمد رشید صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینئر انہار کی بھانجی سعیدہ بیگم عرصہ ۵ ماہ سے دردِ گردہ کی تکلیف سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ تمام بہن بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ انکی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔ شیخ جمیل احمد رشید۔

درخواست دعا:۔ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور کی بھتیجی سلمہ بیگم کا پرسوں اپریشن میو ہسپتال میں خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ اب بخار اور کمزوری ہے۔ تمام بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ اسکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

دواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق

دواخانہ خدمتِ خلق میں محنت اور دیانتداری سے ہر قسم کی ادویہ تیار کی جاتی ہیں۔ جن میں سے بعض .... دواخانہ کی اپنی تیار کردہ ہیں لیکن سابق اطباء کے مشہور نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخے ہیں۔ ان کے علاوہ دواخانہ خدمتِ خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کئے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اوّل کا جو نسخہ بھی آپ چاہیں۔ دواخانہ تیار کر کے دے سکتا ہے۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں:۔

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردِ سر۔ پیٹ درد۔ ہیضہ ہو۔ بچھو اور سانپ کاٹے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے اسے کیا خرید ا گویا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ قیمت درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۲ ار

ہمدردِ نسواں

یہ اٹھرا کے مرض کی گولیاں ہیں۔ جن میں عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں یا بچے پیدا ہو کر بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بے نظیر نسخہ ہے۔ اگر پہلے مہینہ سے شروع کر دی جائے۔ تو نہ صرف حمل محفوظ رہتا ہے بلکہ عموماً لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس سارے ایام حمل کے لئے سولہ روپے

شباکن

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے ہیں۔ جگر خراب ہو جاتا ہے۔ خون میں کمی آجاتی ہے۔ اس میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اُتر جاتا ہے۔ تلی۔ جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے۔
قیمت یکصد قرص ڈیڑھ روپیہ

حبِ مروارید عنبری

دل و دماغ کی بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے۔ یہ ایسی مجرب دوا ہے۔ کہ سینکڑوں طبیب اس کی خوبی کے معترف ہیں۔ قیمت اسّی گولیاں پانچ روپے۔

زد جامِ عشق

مشہور نسخہ ہے۔ اس کی تعریف میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس قدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے۔ اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں:۔ قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپے۔

اکسیر شباب

جن لوگوں پر جلد بڑھاپا آجاتا ہے۔ اور ان کے باغ صحت میں خزاں کا موسم ڈیرہ ڈال لیتا ہے۔ ان کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس کے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی۔ تفصیلات میں جانا مشکل ہے۔
قیمت تیس خوراک چھ روپے۔

حبوب جوانی!

جس طرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کے لئے اکسیر دوا ہے۔ حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج ہے۔ جن بیماریوں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو۔ انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت پچاس گولیاں چار روپے۔

سفوف جند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں۔ اُن کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰ آنے

حبِ لبساک

غضب کی مفید دوا ہے۔ خشک کھانسی کو جڑ سے اس طرح اُکھاڑ دیتا ہے۔ کہ حیرت آتی ہے۔ جن لوگوں کو دمہ کا کھانسی ہو۔ اُن کو ان کا استعمال بہت مفید پڑتا ہے قیمت سو گولیاں دو روپے۔

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے۔ حاملہ عورتوں کو جن کے بچے گر جاتے ہوں۔ یا مر جاتے ہوں اس کا استعمال ان کو اس درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایام حمل میں اٹھرا کے لئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر اور بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ جب کہ اسے بھی استعمال کیا جائے۔ حضرت خلیفہ اوّل اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔

حبِ جند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ نیند کم آجانا۔ دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا۔ چھوٹے چھوٹے خطرات پر دل میں وحشت کا پیدا ہونا۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے۔ نہایت آزمودہ ہے دور دور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے۔ قیمت یکصد گولیاں بیس روپے

معجون نوفل

سیلان الرحم کو تکلیف سے بچانے والی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت چار تولے دو روپے۔

سفوف ذیابیطس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کے لئے ہم نے یہ بے نظیر دوا تیار کی ہے۔ اس میں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں
قیمت پندرہ خوراک ۱۲ار ۲ روپے

فضلِ الٰہی

یہ دوا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ ہے۔ جس کے کھانے سے ان عورتوں کے ہاں جن کے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نوّے فی صدی لڑکا پیدا ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس جو ایام حمل کے لئے کافی ہوتا ہے بیس روپے۔

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی خون کا دوران تیز کرنے والی کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی۔ صرف کمزور اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ

اکسیر نزلہ:۔ پرانے نزلہ کے لئے بے نظیر دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

شفائی:۔ یہ بخار کی بے نظیر دوا ہے۔ جو ملیریا کسی طرح نہیں اُترتا۔ شباکن کے ساتھ اس کا استعمال کرنے سے اُتر جاتا ہے۔ جسم میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت پچاس گولیاں دو روپے

معجون کہربا:۔ جن عورتوں کو ایام ماہواری میں خون کثرت سے آتا ہو۔ ان کیلئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ر

حب کیساب:۔ کیساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوریوں کو طاقت دینے والی بے نظیر دوائی ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ڈیڑھ روپیہ

تریاق سل:۔ یہ دوا سل کے مادہ کو روکنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ جو لوگ اس موذی مرض کا شکار ہوں اور جن پر سل کی دوائیں اثر نہ کرتی ہوں۔ وہ اس دوا کو استعمال کر کے دیکھیں۔ سل دق کا زور فوراً ٹوٹ جائیگا انشاء اللہ اور جو دوائیں پہلے اثر نہ کرتی تھیں۔ وہ اثر کرنے لگ جائیں گی۔ قیمت چار روپے

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں۔ یہ سرمہ دور دور تک مشہور ہو چکا ہے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری۔ پانی آنے۔ ککروں اور پربال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۳ روپے۔ ۶ ماشہ ایک روپیہ دس آنے۔ ۳ ماشہ ۱۵ ار

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ ضلع جھنگ

کیا آپ چاہتے ہیں! کہ

★ آپ کی اور آپ کے ملک کی تجارت ترقی کرے۔

★ آپ کے تجارت وصنعت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ متعلقہ جملہ افراد سے دوستانہ تعلقات پیدا ہوں۔

★ آپ کو تجارتی وصنعتی کاروبار میں سہولیات بہم پہنچیں۔

★ آپ کی صنعتی ترقی کیلئے آپ کے لئے مالی امداد کے مناسب ذرائع میسّر آسکیں۔

★ آپ کے تجارتی وصنعتی مفاد پر اثر انداز ہونے والے جملہ افعال یا آئین وقوانین کی تنسیخ یا ترمیم ہو۔

★ آپ کی تجارت وصنعت کی حفاظت بیرونی ممالک میں بھی ہو سکے۔

★ آپ کی تجارت وصنعت کی ترقی کے لئے تجارت وصنعت سے متعلقہ ہر ٹیکنیکل تعلیم کی توسیع ہو

★ تجارتی وملکی اعداد وشمار کے کتب خانے، عجائب گھر۔ تحقیقاتی ادارے اور دفاتر معلومات قائم ہوں اور تجارت وصنعت سے متعلقہ جملہ امور کی اشاعت ہو۔ اور آپ ان سے مستفیض ہوں۔

★ آپ کی تجارت وصنعت کو ترقی دینے کے لئے پاکستان یا بیرونی ممالک میں نمائشیں وکانفرنسیں منعقد ہو سکیں۔

★ کونسلوں اور اسمبلیوں، کمشنوں بورڈوں، کمیٹیوں اور دیگر سرکاری وغیر سرکاری اداروں تک جن کے ساتھ آپ کی تجارتی ترقی کے مفاد وابستہ ہیں تک آپ کی رسائی ہو سکے

★ آپ کے کسی تجارتی جھگڑے کا منصفانہ فیصلہ ہو یا اس کے متعلق پوری تفتیش ہو

★ دنیا کے تمام تجارتی ایوانوں، مجلسوں، عوامی اداروں اور دیگر تمام افراد جو ان میں متعین ہوں کے ساتھ آپ کے دوستانہ تعلقات پیدا ہوں اور آپ ان کے تجربات ومعلومات سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

★ آپ کو تجارت وصنعت کے متعلق جملہ کتب برائے مطالعہ میسّر آسکیں۔

★ آپ کو اپنی ہر تجارتی مشکل کا مناسب حل معلوم ہو سکے۔

★ آپ کو اپنے ملک اور بیرونی ممالک کی جملہ تجارتی وصنعتی معلومات گھر بیٹھے حاصل ہوتی رہیں۔

★ آپ کو امپورٹ ایکسپورٹ Import & Export کی جملہ سہولیات میسّر آسکیں۔

★ آپ کو اپنی تجارت کو چلانے اور ترقی کی راہ پر لانے کے متعلق مختلف سکیمیں اور مشورے حاصل ہو سکیں

★ غرضیکہ جملہ امور جو تجارت وصنعت کی حفاظت اور اس کی توسیع کے لئے ضروری ہیں آپ کو معلوم ہو سکیں۔

تو

آج ہی "دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری"

کے ممبر بن جائیے!۔

(مفصل تفصیلات دفتر دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری زرتین بلیس پہلی منزل بالمقابل لائیڈز بنک دی مال لاہور سے حاصل کیجئے!)

وکیل التجارت